

جب حرم قلعہ شیریں کے برابر آئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٨

شوکت اہل سادات کا سن کے بیان
دو دو عورت ہوئی ہیں زیارت کو رواں
اور عزادارات کا شیون سے کیا واں بیان
فرش آنکھوں کا کیا جھاڑ کے پلکوں سے وہاں
ظرف وہ ہو ہو کے بھرے رکھے اشک و غم کی خاطر
کیا کئے تیار کئے آل عبا کی خاطر

٩

مسند آراستہ کی سطح بہر سکے لئے
کرسیاں لا کے بچھیں زینب و حیدر کیلئے
جھولا دروازہ میں ڈالا علی اصغر کے لئے
لا کے گلدستے بھی رکھے علی اکبر کے لئے
جام شربت کے بھرے ابن حسن کی خاطر
کنگنا پہونچوں کا لٹکا دیا دولہن کی خاطر

١٠

او کڑی سامنے دروازے کے پردوں کی قنات
اور چلی ہمسایوں کو وہ خوش اوقات
صاحبو جوڑ کے ہاتھوں تو کہیں تھی ہوں یہ بات
جب اور سے نکلیں سادات رفیع الدرجات
پاؤں مردوں کا دروازہ سے ہٹا دینا
اپنے گھر کو بھی کبھی ہٹ سے دینا

١١

دفن ہم رکی تو بنتی بی بی ہوئی کی جگر
ہو بیاں رات کو نکلی تھی جنازہ لیکر
ساتھ تابوت کے دو تھیں فقط سے حیدر
یا حسن اور حسین پیٹتے تھے سینہ و سر
شمس طالع ہوا چڑھ پہ جو علم اب سے گا
پاؤں کی جگہ کو چادر جو کہم زینب سے گا

٤

۱۲

کیا تیرن سے خبر لا کے زمین سے کیا
کیہ وقت پڑی گھر کی کہ کیا کون ہوا
رو دیو الون کو مری سمت سے جا کر دیکھا
یہ شگونی نظرین آتا ہے ابن زہرا
یہ محل شہ کا ہے وقت سماجا کا ہے
وا خلق رج پہ اور شہ حاجات کا ہے

۱۳

ایک عورت نے یہ باہر سے پکارا تہا کہ
اری شیرین ترے اون سے خاکین آہ
گہر کا گہر ہو گیا خاتون قیامت کا تباہ
وا حسرتا آل نبی مر گیا انا للہ
میں زیارت کو گئی تھی تو یہ محشر دیکھا
نے ری حضرت زینب کو کہلے سر دیکھا

۱۴

ناگہان راہ مین پایا تو خبر یا ماتم
شاہ سے منتفق ہوا وہ اول بلبل یا ماتم اے وہ
دیکھنے کو جو گئی شاہ سے وہ جا کے حرم
وہ زن وہ وہ ہم سے خاک اور انسان ہم
سخت بے چین ہوئی حال ارام حسین
وہ یہ انگشت شہادت کا نام حسین

۱۵

غنچے کبھی وہ کہ جب کہ تھا وہ باغ حسین
اکبر کی پیار سے پہچان کہ تو جلا وہ باغ حسین
علی اکبر کی چلی تو جلا وہ باغ حسین
جب اکبر سے کیا مرقعون کو جلا وہ باغ حسین
ایک شمع والد سے کیا کیا بخت
یہ کہ عف کو ہوئی وہ عیسیٰ بخت

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲

[illegible] ایمان
[illegible] اِیمان
[illegible] ایمان
[illegible]

۲۳

[illegible] بانی
[illegible] پانی
[illegible] بانی
[illegible]

۲۴

[illegible] ہے
[illegible] ہم
[illegible] ون
[illegible]

۲۵

[illegible] بیان
[illegible] کمان
[illegible] کمان
[illegible]

[illegible] ابحال
[illegible] اکلال
[illegible] استقبال
[illegible] بال
[illegible]

[illegible] ایام
[illegible] کلام
[illegible] الکلام
[illegible]

[illegible] بیان
[illegible] هجران
[illegible] زبان
[illegible]

[illegible] بابل
[illegible] بلبل
[illegible]

[illegible]

کہا بانو نے کیونکر مجھے آیا باور
ہے غضب بلوے میں ناموس امام اطہر
لٹ گیا آل نبی جو ہوئی پھری میں دردر
مر گیا کیا علی اکبر جو ہوئی ننگے سر
کیا نہ لاتے تھے وہ ایمان کہیں قید ہو
کیا ہوئے تھے نہ مسلمان کہیں قید ہوئے

[illegible]

خواب میں فاطمہ نے اوسکو مسلمان کیا
اور عطا شاہ نجف نے اوسے ایمان کیا
یاد زینب نے کو آیۂ تطہیر کے قرآن کیا
کشتہ ہو گیا اوسنے قفس اوسنے ویران کیا
طوق و زنجیر گنہگاروں کو پہناتے ہیں
یا عروس شہ ابرار کو پہناتے ہیں

[illegible]

سر اکبر کے قرآن جانکے کہے منکار سے
اور رحلاتی کہ اسے تیغ شقی کے تار سے
کچھ کیا ہے تجھے ہو علی اکبر پیارے
سر دو کے تیرے گرد اوسیسے ستارے
نام قرآن کو میں کیا سو قربان تجھوں
وارثی والی کہوں یا اونکی ماں بتلاؤں

[illegible]

درد دل اپنا میں اظہار کروں یا نہ کروں
بیری ماں ہو کے گلا اوا کروں یا نہ کروں
یہ مصیبت میں سکا اظہار کروں یا نہ کروں
حال بیماری کا اظہار کروں یا نہ کروں
ہو سکے سب جو کچی اس نے کیا ہے در کار
[illegible] ہو سکے ایک روا کے درکار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٤٨

اصغا انگلستن شهاوه ویلیام ایسه انسان ایدی

اسلام ایسه نشر اولدی اولاد عربده الغرب

اسلام ایسه سیره فاطمه و زیاده مشتهر

اسلام ایسه وطن اواره و ویرانه مشتمر

ایسه انکلتره اسکی دیار ایسه اولاد مشترین

بر خیزی اولدی اول معمول اسمی کلاره ایسه فی بستین

٤٩

صبح ایسه اکبر بنیک قربان ابا عبد الله

واه کیا ماه ایسه کربلا تشنه لبان ابا عبد الله

عباس ایسه بو ایسه عطشان ابا عبد الله

یا ل ایسه اکبر ایسه ریان ابا عبد الله

معه ایسه ... یا حسین ایسه

علی وعلاه ... حضوره ایسه ... ایسه

٥٠

مقصود ایسه کوسه طال ایسه عرش ایله تکبیره

ایسه فاطمه ایسه کرمانه کبلا اولان ایله تکبیره

اولاد ایسه ایسه بیرون ایسه شمس ایسه سما اولان تبیین

و سیه وایاه ایسه کلا طوری سما اولان تبیین

ممه ایسه سلطان ایسه اولان شمس تبیین

٥١

ایمان بتری کلاه بالا سلطان ایسه مم

او زمین ایسه سلطان زمین اوزره ایسه مم

مه ایسه زیا ایسه اولوم ایسه نبی ایسه مم

ایسه ... اولدی لا اوزره ایسه الاولین اتا

[illegible]

ایمه ایسه سلطان ایسه اولان حسین ایتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام شد

رباعی

جب ذبح حسین ذوی الاکرام ہوا
ماتم کا حرم سرا میں کہرام ہوا
زینب تھی تپش سے بےکس سے صدا
ابتر ستم کا سر انجام ہوا

مطبوعہ الیکٹرک ابو العلائی پریس چھج راہ نائی منڈی آگرہ
۱۹ جون ۱۹۲۶ء

قتل جب ہو گئے سلطانِ مدینہ زمیں

۴۷

قتل جب ہو گئے سلطانِ مدینہ [illegible] نہیں
عون و [illegible] ہو چکا ان کا نصیب [illegible] نہیں
[illegible] بھی [illegible] سکینہ بھی نہیں
[illegible] عقبیٰ کی [illegible] سکینہ ہوا
جسم بے سر سے [illegible] حال [illegible] ہوا
لاش پامال [illegible] بتا دو

۴۸

[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ش

خون کا جوش نہ تھما اور کہا یا ہوا اصغر
گر کے تربت پہ پکاری کہ ہوئے ہی اصغر
دیکھ کے منہ قبر پہ کہتی تھی با دیدۂ تر
ہائے افسوس رہی تشنہ لب تشنہ جگر
ایسا ظالم کہیں کوئی کسی سے کرتا
گر کے جا ملتی پہ پانی کے اشارہ کرتا

ق

سخت حیران ہوں کہ کیونکر ہوئی راحت اسکو
تھی سواری کی کہیں پیاس کی شدت اسکو
ماں کی آغوش میں ہی سونیکی عادت اسکو
اور مجھسے بھی نہایت ہی محبت اسکو تھی
غم یہی ہے ہر دم اسی معصوم کا دم بھرتی تھی
جو اشارہ نہیں یہ کہتا تھا وہی کرتی تھی

ص

تیری آغوش میں کیونکر اسے نیند آئی ہے
بستر خاک ہے اور عالم تنہائی ہے
ماں ہے پہلو میں نہ اب پاس کوئی بھائی ہے
نہ چچا ہیں نہ پدر ہیں نہ یہ ماں جائی ہے
سو گیا ہے ابھی کچھ پیاس میں رو رو کے
چونک اٹھیگا مری آواز سے سوتے سوتے

ط

ہم کو کیا ہے یہ کہتی تھی وہ پیٹ کے سر
قدم اٹھتے نہیں سجا سے ہوتی ہے کیونکر گذر
بیاں پہنچی تھی سو اہو گیا بچھ درد جگر
مجھے اے قبر مجھے آتی ہے بوئے اصغر
ابھو پھر کے ہوے پیاسی سے ملا دے جلدی
مرے ننھے سے مسافر کو ملا دے جلدی

۸

ابتو راحت کی عوض سینہ زنی ہی بہائی
تیسرا دن ہی کہ تشنہ دہنی ہی بہائی
دشت ویران ہی غریب الوطنی ہی بہائی
شاق اب فرقت شاہ مدنی ہی بہائی
اٹھ گئی راحت و آرام کو سامان افسوس
خاک میں مل گئی خواہر کی سب ارمان افسوس

۹

چھوٹی سی قبر کی پھر اُٹھتی بلائیں لیکر
کہا اب جاتی ہیں اللہ نگہبان اصغر
نہیں معلوم بڑی دیر سی کچھ حال پدر
چھوڑ کر ہم کو گیا یا کہیں مارے ہیں کدہر
اسی میدان میں کہیں جاؤ نظر آئیگی
لاش بابا کی کسی راہ میں مل جائیگی

۱۰

چھوڑ کر تربت معصوم بصد آہ و فغاں
ایک جانب کو چلی خاک بسر نوحہ کناں
بیٹھ جاتی تھی کہیں تھک کے اگر وہ ناداں
رو کر چلاتی تھی آواز دو بابا ہو کہاں
قتل گہ سے نہیں مجھ تک کوئی آنیوالا
کوئی ملتا نہیں اب راہ بتانیوالا

۱۱

پہنچی روتی ہوئی جب گنج شہیداں کی قریں
دیکھا لاشوں کو پڑی خاک پہ خونریز تگیں
ہو کے مایوس یہ کہنے لگی وہ زار حزیں
دیکھی سب حسرتیں افسوس ہو دل ہی میں رہیں
وہیں پیاسے رکھا پیاس کے مارے پہنچے
سب ہمیں چھوڑ کے کوثر کے کنارے پہنچے

۱۲

کبھی سینہ کبھی سر پیٹ کے یوں چلائی
ای شہید و تمھیں ہو نیکو یہ بیکسی آئی
کیوں نہیں بولتے اب مجھ کو مری شیدائی
تمھیں آواز سنا دو مجھے اکبر بھائی
ساتھ یا پہلو یا اُن کا پتہ دو مجھکو
بھائی لاشہ مری بابا کا بتا دو مجھکو

۱۳

ناگہاں کانمیں اُس بچی کی آئی یہ صدا
واں کہاں جاتی ہو آؤ ادہر آؤ یہیں فدا
یہ صدا سنکے بڑھی تھی کہ نشیب یک ملا
دیکھا اک لاشہ کی ہاتھ اُٹھے ہیں اور سر ہے جدا
ہے یہی میت دلبند نبی جان گئی
لاش کو باپ کی آواز سے پہچان گئی

۱۴

آگئی دوڑ کے یہیں متصل لاش پدر
رکھ کے منہ سینہ پہ کہنے لگی لاشہ کی خبر
ہو کے بیتاب تڑپنے لگا ننھا سا جگر
آہ کو ساتھ ہی چھونے لگی دل میں نشتر
ظلم ظاہر کئے یوں تشنہ پہ تھا گا روتے
نیل دکھلانے لگی چاند سے رخسار و تر

۱۵

لاش سے کہنے لگی رو کے وہ تفتیدہ جگر
واہ کیا خوب کہ آ نہ سکیں تم لی مری خبر
اس سے وعدہ کیا تھا اور یہ صدق تم پر
منتظر در پہ میں بیٹھی رہی یا دیدہ تر
جا کے پھر آئے نہ کیوں کیسی تھی الفت بابا
میں کبھی کرتی تھی پانی کی شکایت بابا

١٢

دو گھڑی آپ سے اس بات کا ہے مجھکو گلا
شمر کو آپ نے سمجھا نہ دیا اے بابا
کہ مری بالی سکینہ کو نہ دینا ایذا
بے پدر بچوں پہ کب ظلم و ستم ہے یہ روا
پیاس سے مرتی ہے مجبور ہے ناچار ہے وہ
کہدیا ہوتا کہ پانی کی طلبگار ہے وہ

١٣

آپ سے کرتی ہوں فریاد میں خستہ جگر
دشت غربت میں جدا کر چکے جب آپکا سر
آئے خیمہ کیطرف تیغ بکف بانی شر
شمر نے مارے طمانچے مجھے چھینے گوہر
سب مجھے چھوڑ گئے رنج اٹھانے کیلئے
آئے عباس چچا بھی نہ بچانے کیلئے

١٤

بس حسین روک قلم دل کو نہیں صبر و قرار
دشت غربت میں لٹی سبط نبی کی گلزار
آہ کے ساتھ دھواں اٹھتا ہے دل سے ہر بار
بے کفن دشت میں ہے لاشۂ شاہ ابرار
خاک کا فرش ہے دو روز کے پیاسے کیلئے
قبر ممکن نہیں احمد کے نواسے کیلئے

تمام شد

سلام

سلامی آل نبی انقلاب دیکھتے ہیں
کہ اپنی آنکھوں سے دور خراب دیکھتے ہیں
لحد میں روئے رسالتمآب دیکھتے ہیں
اندھیری قبر میں ہم آفتاب دیکھتے ہیں

خدا کو چاہا تو چلتے ہیں سب نجف کو شفیع
پہنچ کے بارگہ بوتراب دیکھتے ہیں

سلام

میں کیا سمجھوں تجھیں یا حیدر کرار کہ تم
خدا مگر نہیں لیکن خدا سے کب جدا تم ہو

رفیق کہتے تھے افسوس اپنی آنکھوں سے
نبی کی بیٹیوں کا ہم اضطراب دیکھتے ہیں
نہ جنکا سایہ مہ و آفتاب نے دیکھا
انہیں کو برہنہ سر شیخ و شاب دیکھتے ہیں
پھر آئے ہیں علی اکبر کو دفن کر کے حسین
نگاہ یاس سے روئے رباب دیکھتے ہیں

پھر انکو کس لئے دیدار حق کی حسرت ہو
جو دل سے روئے رسالتمآب دیکھتے ہیں
مزار میں ہوئی حاصل زیارت شبیر
شب وصال میں ہم آفتاب دیکھتے ہیں
تمام عمر رہی جسکی آرزو دل میں
لحد میں ہم وہ رخ بوتراب دیکھتے ہیں

چھپیں گے دامن رحمت میں حشر کے دن
غضب سے انکو لعین بے نقاب دیکھتے ہیں
کریں تو قابض ارواح نزع میں سختی
وہ آگئے وہ مجھے بوتراب دیکھتے ہیں
جو نیک ہیں وہ سمجھتے ہیں نیک اوروں کو
خیال جیسا ہو ویسا ہی خواب دیکھتے ہیں

فرشتے کہتے ہیں انصار سرور کو عزادو نیر
خوشا اے مرثیہ خوان شاہ خاک شفا تم ہو
سمجھتے ہیں تمہاری یا علی حیران ہے دنیا
شب معراج لیکن کہہ گیا راز خدا تم ہو
در زندان میں کہا ہندہ نے زینب سے یہ پوچھا
بتادو کب سے بی بی مورد رنج و بلا تم ہو

امین مصطفی نفس نبی داماد پیغمبر
محمد کی قسم ہے قابل صل علی تم ہو
جلائے تم نے جب مردے فدا کہنے لگے بندے
ہوا یہ اور بھی دھوکا کہ ہم نام خدا تم ہو
تمہارا رتبہ اتنا یا علی میں بھی سمجھا ہوں
بہار صنعت کلک قضا کی انتہا تم ہو

شب ہجرت پیمبر کو جگہ دی اپنی بستر پہ
کہ تا سب جان جائیں جانشین مصطفی تم ہو
تمہی دل ہے محبت ہو تمہاری جاگزیں جس میں
وہی کعبہ ہے جس کا یا علی جلوہ نما تم ہو
کہا ماں نے یہ اکبر سے کہ جاؤ شوق سے رن میں
تمہیں اعدا نہ ماریں گے شبیہ مصطفی تم ہو

تقاضا روز عاشورہ یہ زینب کا تھا بچوں سے
مری پہلو سے جاؤ اپنے ماموں پر فدا تم ہو
لپٹ کر حلق نازک سے کہا خود تیر نے دیکھیں
علی اصغر میں شہ ہم ہے کہ بابا کی چھٹا تم ہو
لگایا حرملہ نے تیر جب ننھی سی گردن پر
کماں نے دی صدا اچھا کہ اصغر بے خطا تم ہو

فقط

شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ

"الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ" میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی اردو۔ انگریزی۔ ہندی لیتھو اور ٹائپ میں نہایت ارزاں اور نہایت عمدہ ہوتی ہے بلاک چھاپے جاتے ہیں لیبل اور ہر قسم کے ڈزائین بنائے جاتے ہیں اور کام وقت پر تیار کر کے دیدیا جاتا ہے۔

اسکے علاوہ آپ کو جس کتاب کی ضرورت ہو صرف ایک کارڈ لکھ کر ہمارے مطبع سے منگوا لیجئے ناول۔ فسانے۔ عورتوں کی کتابیں مذہبی اخلاقی کتابیں غزلوں کی کتابیں۔ قرآن شریف تاریخی کتابیں۔ کتب غزلیات مع تصاویر فوٹو سوانحعمریاں۔ بچوں کی کتابیں۔ غرضکہ ہر قسم کی کتابوں کا اسٹاک ہر وقت بغرض فروخت موجود رہتا ہے۔ فہرست کتبخانہ بلاقیمت طلب فرمائیے اور آزمائشی فرمائش بھیجکر ہمارے اعلان کی تصدیق فرمائیے

المشتہر

الیس شغور بخش خواجہ بخش تاجر کتب و مالک الیکٹرک ابوالعلائی پریس

چوراہہ نائی منڈی آگرہ

۷۸۶

جب حرم قلعۂ شیریں کے برآئے

[illegible]

۲

[illegible]

۳

[illegible]

٤

بیکی قاپانان ایمرانه سواری قالدی آتی کتدی
یاقدیغی اوتین کیلن آنلر عماری کتابه الدی
مسندلره یتیشیلری کانلر ایله یاری کتابی آچدی
الکنا سببی بنفش اولدیغنی بیلن کیشیلر کتابی الدی
یاقینلرده بیلن کیشینک یا [illegible] کتابی اولدیغنی کلدی
و قصه [illegible] بیلن سواری [illegible] یاپدیغی الدی

٥

بازیلان کوکلرین سکینه کوچوک بیلنجی
قاندیغی صوصوزلدن اولان قوللری آچدی
اوقودیغی چادرلری اوجیلری بیلدی
یغنیلمش اوصاف بیلن آیری بیلدی
یازان سندیغی بیلن تایمین بیلدیکمزی

٦

قاضیلار اوکلرینی کوستردیلر
اینجه بیلن اسلاملر یاپدیلر
کتابه یاپدیغی آیری یازدیلر
اولان اچیلان اوقودیلر اولدی
[illegible] قبیله یاپدیغی آنلری بولدی

٧

سنکی بونی قالدیغی کوردی
دونی اوقاتی یوقاری کیتدی
دوزکی بیلن باشلرینی [illegible] باقدی
[illegible] کتابی بیلن آچدی
بیله [illegible] یازدیغی قالدی

٤٨

بر كیسه ده بر مقدار التون وار ایكن صاحبنك بیان
اوتوز قروش یاری وقتی ویردی زیادت ایلدی اوردن
اوردن آلدی اتیك بر سی بیلیه بر كیسه یان ایلدی ایسه قالان
وزن ایكی هو اولیا ایلسه كلیب بیلیك نصف ایكلان
طرف دیری ایكی ایله ایكی ایك بر نصف ابیلادی ایكیكاد
[illegible]

٤٩

صنمك آراسته‌سی سیط بیك بیر بیلسه
كتیبیاك آلدی كیفیت نه بیله وجه بیك ایلسه
جملادن اوزدن یك الا على اصفر ابر ابیلسه
الا كلیدی ایك ایلری ابر ابر كیبلسه
حاجم تبرسی بیری ابر بن سكیدن
[illegible]

٥٠

آراده‌كی یار سی دیرده‌ندن ده حساب ایدن اوغلی اولانه
اوردلاده بیك قایده وینوده وقت اولوب اولاداتی
صاحبی و بیك تابعی اولسون قایده اولسون
ایلری ابر بیك اولادی اولان ابیاده اللوریات
یاقوت اولادی اولان بر اولاده ابر ایكی اولادی دیدی
[illegible]

٥١

وقت بیان ایدم آیكی اولادم سن ایكی بیك كه ایلدم
ایلك بیانی اولیان ینه بیك ایكی نه ایلی بیلسه
باقیه ایك ایكی ایكنده ایكی بیك بیر اولانی ایكی بیك
ایكی ایكی ایكی بیك ایكی بیر بیك بیلسه
[illegible]

فرد

عقدہ کبھی یہ کھل گیا جب منہ ملا دیا تیغ حسینؑ
گر کوئی پیاسا کوئی بچھڑا ہو ملا دیا تیغ حسینؑ
مر گیا ہو گا جو کوئی تو جلا دیا تیغ حسینؑ
جام صحت کا مریضوں کو پلا دیا تیغ حسینؑ
ایک شبیرؑ کو اللہ نے کیا کیا بخشا
رخ یوسفؑ کف موسیٰؑ دم عیسیٰؑ بخشا

فرد

ناگہاں راہ میں برپا ہوا شور ماتم
سن کے منہ فق ہوا دل ہل گیا تھرائے قدم
دیکھنے کو جو گئی شاہ کے وہ جاہ و حشم
دو زن و مرد پہ ہے خاک اڑاتے باہم
سخت بے چین ہوئی حال پر آرام حسینؑ
دیکھ انگشت شہادت پہ لکھا نام حسینؑ

فرد

ایک عورت نے یہ بام سے پکارا ناگاہ
اری شیریں تیرے ارمان سے خاک میں آہ
گھر کا گھر ہو گیا خاتون قیامت کا تباہ
وارث آل عبا مر گئے انا للہ
میں زیارت کو گئی تھی تو یہ محشر دیکھا
نے تری حضرت زینبؑ کو کھلے سر دیکھا

فرد

کہا شیریں نے خبر لا کہ یہ غل ہے کیسا
کس پہ آفت پڑی گھر کس کا لٹا کون موا
رونے والوں کو مری سمت سے جا کر سمجھا
پھر شگوں بھی نہیں آتا ہے ابن زہراؑ
یہ محل شکر کا ہے وقت مناجات کا ہے
داخلہ آج بر آرندۂ حاجات کا ہے

ولہ

پوچھا کہ کیا شمر نے بہن ہو نہ خفا
سب خبر ٹھیک تو دیتی ہو حسینؑ فی فور
لیے ہم باندھ نہیں تھا مجھے کہتا ہے سر
کون بولیگا پیمبرؐ کے سوا اے بی بلا
کھولدیتے ہیں بیاد گنہگار کا ہاتھ
کس نے باندھے ہیں مگر حیدرؑ کرار کے ہاتھ

ولہ

بخدا حضرت زینبؑ ہی ہیں یہ جانتے ہم
فوج میں دار ہی اتفاق یہاں ہم آئی قسم
کوئی بہائی ہے مجھے کہتا ہے کوئی کشتہ غم
کوئی کہتا ہے کہ آوارہ شہنشاہِ امم
فوج جو چاہتی ہے نوش کئے جاتی ہے
دیکھ اب ہم یہ بہن کو وہ رہا جاتی ہے

ولہ

جن کا بابا ہے علی شیر خدا وہ زینبؑ
جن کا جد فخر رسولان ہدا وہ زینبؑ
جسکا اک بہائی ہے شاہ شہدا وہ زینبؑ
چچا ہے شیر وہ ہے شیر خدا وہ زینبؑ
اور زینبؑ نہیں عاشق وہ نبی زادی ہے
بہائی مارا گیا اللہ سے فریادی ہے

ولہ

بے تحاشا وہ کہتی ہوئی دوڑی باہر
خاک منہ میں تیرے کس شخص نے دی ہائے خبر
کون زینبؑ جسے دیکھا آئی ہے تو نے کدہر
وہ پکاری کہ حسینؑ ابن علیؑ کی خواہر
اک فقط بس ہمی نہیں جس کے سبب آئی ہیں
ننگے سر بے سر و سامان عزا لائے ہیں

۲۰

کون بھائی مری بی بی کا ہے شاہِ شہدا
ہے لقب شبر و شبیرؑ کا سید ہیں فدا
مرتضیٰؑ کہتے تھے عباسؑ کو شمشیرِ خدا
اور جو اوٹنے ہیں بھائی لقب ان کو ہیں بجا
نہ یقین ہوئیگا باعث یہ بڑا ہے ہنا
کہتے اور سنتے ہیں کچھ فرق پڑا ہے ہنا

۲۱

یاد ہے جبکہ لٹی شاہِ عجم کی سرکار
لوٹنے والے عرب تھے عجمی تھے کفار
پردہ دخترِ زہراؑ کی نہ چھینی زنہار
اب یہ اندھیر زمانہ میں پڑا کیا اکبار
بنت زہراؑ کی نہ کی قدر شناسی ہے ہے
ننگے سر احمدِ مرسل کی نواسی ہے ہے

۲۲

شہربانو ہیں بھلا واں پہ جو آئیں تو نظر
بولی وہ چھوٹے ہی کا ہیکو کہوں اے مضطر
حال زینبؑ سے ہیں بیحال ہوئی رو رو کر
نہ خبر اتنی ہی پوچھوں جو بانو کی خبر
رہ گیا ہوگا جو پردہ تو وطن میں ہوگی
اور جو یاں ہیں تو گرفتارِ رسن ہیں ہوگی

۲۳

کہا شبیرؑ نے کہ بس بس ہوا دل کو آرام
واہ بیٹے پہلوئے زینبؑ میں ہے بانو کا مقام
پر یہ بی بی ہے کوئی بنت علیؑ کی ہمنام
اسکی مشکل کو بھی آسان کرے آپ امام
جان کی خیر ہو بچھڑا ہوا بھائی مل جائے
نام زینبؑ کے تصدق سے رہائی مل جائے

٥٢٤

آہ کی طرح روانہ ہوتی رہتی وہ اکبار
ہر قدم کہتی تھی یارب یہ غلط ہو اخبار
بر سر قلعہ جو آئی تو یہ دیکھا اکبار
تیغیں کھینچے ہوئے پھرتے ہیں طلائی کے سوار
نوبتیں بجتی ہیں ہر سمت خوشی ہوتی ہے
ایک بی بی ہے کہ سر پیٹتے ہوئے روتی ہے

٥٢٥

ایک نقارے کی کوس کے گرد میں پڑا
خیمے ہیں رنگ برنگ اور ہے سامان بڑا
اسطرف لوٹ کے سامان پہ پہرا ہے کڑا
دل اسی حال پہ ہے لشکر جنگی کا اڑا
کفر و بدعت ہے شریعت میں اسلام نہیں
سب تجمل ہے پہ رونق کا کہیں نام نہیں

٥٢٦

نقرئی اور طلائی ہیں علم بوقلمون
اور پھریرے پہ رقم نام یزید ملعون
بوق نقارہ و قرنا و دہل حد سے فزون
تبر و گرز میں آلودہ ہے مظلوموں کا خوں
اہل لشکر طرب و عیش کا دم بھرتے ہیں
سر کٹے نیزوں پہ تسبیح صدا کرتے ہیں

٥٢٧

کہتی تھی لوٹ کے ہاتھوں نے کئی سو کفار
گرد ہیں قیدیوں کے ظلم و جفا پر تیار
دم بدم کرتے تھے قدغن کہ اسیرو ہشیار
غل نہ کرنا ابھی سوئے ہیں ہمارے سردار
خاک پا و نیہ جو ڈالو گے تو تم جاؤ گے
منہ سے آواز نکالو گے تو تم جاؤ گے

[illegible]

سو یقین ہے کہ شغل کچھ تو سوی بھی شاد کیا
کربلا چھوڑ کے شبیر کا گھر آباد کیا
اس سے آگے نہ کبھی فکر بھی آزاد کیا
ہاں صاحب مجھی بالے سے یاد کیا
تحفۂ دیدار مسے واسطے لائی ہو یہ
قبلۂ کعبہ کی بیٹی ہی آئی ہے یہ

[illegible]

بک بک کا نہ کچھ پاؤ گے حرم میں چھاتی
ہائے لوگو میں کہاں جاؤں قیامت آئی
بولی خوش ہو کے سکینہ مری قسمت ہائے
اب یہ جاؤ کہ خبر شاہ امم کی پائی
یہاں آ بیٹھے سواری کی رہا کرتے تھے
بابا گھر جا کے شبیر کے کہا کرتے تھے

[illegible]

یہ سخن قہر کا شبیر نے سنا وال تھم دم
بس سے ہوش اڑ گئے اور سینہ میں رکنے لگا دم
بیچ ای ست کیا قصد سوئے ال حرم
چلی آہستہ بچھاتی تھی آواز قدم
بیبیاں آ کے شبیر میں بچھی بیٹھ گئیں
بال رخسارہ پہ بکھرائے ہوئے اور بیٹھ گئیں

[illegible]

کوئی کہتا ہے بڑے شیر کو مارا ہائے
کیا قتل سے سقہ کے کنارا ہائے
رات سے پیاسے کا سر تن سے اتارا ہائے
ایک کہتا تھا کہ بدعت کی گزارا ہائے
کوئی کہتا ہے عرب اور عجم کو مارا
اس نبی زادے کو کیا مارا کہ سب کو مارا

مسجد میں قتل جب شہ خیبر شکن ہوئے

مرثیہ

مسجد میں قتل جب شہ خیبر شکن ہوئے
زینت دہ سریر امامت حسن ہوئے
سبط رسول جبکہ امام زمن ہوئے
ممنون فیض عام سے سب مرد و زن ہوئے
چرچا تھا خوبیوں کا فلک سے زمیں تلک
خلق حسن کا شور تھا عرش بریں تلک

۲

کہتا ہے یوں بحار میں راوی خوش کلام
اکدن سوار جاتے تھے شاہ ذوالاحترام
خدام تھے سواری میں سرگرم اہتمام
جھکتے تھے صف بصف پئے تسلیم خاص و عام
تھی روشنی زیادہ تجلی طور سے
رستے بھرے تھے نور الٰہی کے نور سے

٣

ناگاہ آیا سامنے اک مرد خیرہ سر
اور جانبِ امام درشتی سے کی نظر
منہ سے کلام سخت کے اُسنے بیشتر
ترکِ ادب ہی لاؤں اُسی کس زبان پر
سمجھا نہ رتبۂ شہ عالی مقام کو
دشنام دی امام علیہ السلام کو

٤

جب کر چکا وہ بے ادبانہ یہ سب کلام
حضرت نے اُس کا دیکھ کے منہ روک لی لگام
اور مسکرا کے آپ نے کی سبقت سلام
فرمایا کیوں ہے غیظ میں اے مرد نیکنام
شاید اسیر دام بلا و محن ہے تو
مجھکو گماں یہ ہے کہ غریب الوطن ہے تو

٥

مجھ سے سوال کر کہ میں حاجت روا کروں
اور درد مفلسی ہو تو اسکی دوا کروں
گر تو مریض ہے تو شفا کی دعا کروں
مقروض گر تو ہووے تو اُسکو ادا کروں
تنہا ہے گر تو آکے مرا غمگسار ہو
پیدل ہے گر تو گھوڑے پہ میرے سوار ہو

چھاتی لگا کے کہنے لگا وہ خدا کا نور
بیتاب کس لئے ہو ترا کچھ نہیں قصور
ایمان لایا تو مرے دل کو ہوا سرور
نزدیک تو بہشت سے ہو اور سقر سے دور
آل نبیؐ کی تجھ سے محبت زیادہ ہو
تجھ سے حسنؑ خوشی ہو خدا تجھ سے شاد ہو

حیدرؑ سے بغض تھا مجھے اور آپ سے عناد
مانند روح و جسم ہوا آج اتحاد
دل سے تمام محو ہوئے باطنی فساد
اب بخشئے خطا کو یہی ہے مری مراد
تعذیر دیجے تیغ دو پیکر نکالئے
تقصیر وار ہوں میں زباں کاٹ ڈالئے

سنکر کلام بادشہ آسمان سریر
کانپا مثال بید سراپا وہ مرد پیر
بے اختیار ہوکے پکارا کہ اے قدیر
تیرا کوئی عدیل نہ اسکا کوئی نظیر
شیر خدا وصی نبیؐ لا کلام ہے
حقا کہ تو امام ہے ابن امام ہے

۹

کیا پرورش تہی بندہ و پیہ اس حلم کو نثار
ایسا گناہگار ہو ادم میں رستگار
مولا کا حلم و فیض ہے عالم پہ آشکار
ہے رحم بیحساب تو بخشش ہی بیحساب
پیدا ہوئے تھے یہ عوض خاک نور سے
رحمت سے دل بہرا تھا تن پاک نور سے

۱۰

اخبار صادقین سے ہوتا ہے یہ عیاں
اسکا تہی ایک زوجۂ شہزادۂ زماں
اسکی طرف سے رہتی تہو مولا جو بدگماں
کہتے تہے لوگ اسکا بتا دیجئے نشاں
فرماتے تہے گریز نہیں ہے ممات سے
قطع حیات ہو شدنی اسکے ہات سے

۱۱

آخر ہوا جو کہتے تہے وہ شاہ نامدار
شہد و رطب میں زہر دیا اسنے تین بار
درد شکم سے رہتے تہے نالان و بیقرار
سو سو طرح کے رنج تہے اور ایک جان زار
کیا بیکسی تہی راحت جان بتول پر
جا جا کے لوٹتے تہے مزار رسول پر

۱۲

معروف تھے خدا کی عبادت میں صبح و شام
گھر سے کہیں نہ جاتا تھا شہزادۂ امام
یثرب میں اک مکان تھا بنا کردۂ امام
منظور ہو گیا شبِ رحلت وہیں مقام
رشکِ بہشت غیرتِ باغِ جناں ہوا
اُس شب کو وہ مکان تو بس لامکاں ہوا

۱۳

وہ سبطِ مصطفےٰ کی شہادت کی رات تھی
آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
عالم کے بادشاہ کے رحلت کی رات تھی
زہراؑ و مرتضیٰؑ پہ قیامت کی رات تھی
گذری قلق میں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
ہجرِ حسنؑ میں نیند نہ آئی حسینؑ کو

۱۴

بستر پہ جلوہ گر جو ہوا وہ فلک جناب
تا نصفِ شب نہ چشم ہوئی آشنائے خواب
زیرِ زمیں تھا خاک بسر قرصِ آفتاب
داغِ جگر دکھاتا تھا جھک جھک کے ماہتاب
تارے زمیں پہ ٹوٹ کے پیہم گرا کئے
چشمِ فلک سے قطرۂ شبنم گرا کئے

۱۵

پڑھ کر نماز شب کو جو سوئے شہ امم
اسماء نے پھر ملا دیا پانی میں آ کے سم
زینب نے چونک کر یہ پکارا بصد الم
بھیا ابھی گلے سے نبی کے لگے تھے ہم
رقت یہ تھی کہ اشکوں سے تر روئے پاک تھا
محبوب کبریا کا گریباں چاک تھا

۱۶

نانا گلے لگا کے یہ کہتے تھے بار بار
اے بیکس و غریب حسن میں ترے نثار
پھرتے تھے میرے گرد علی ان کو نہ تھا قرار
اماں بلائیں لے کے یہ کرتی تھیں مجھکو پیار
پوچھا جو میں نے آپ کا کیوں رنگ زرد ہے
رو کر کہا کہ آج کلیجہ میں درد ہے

۱۷

فرما کے یہ حسن نے زمیں سے اٹھایا جام
پایا درست اسکو جو تھا تیر کا مقام
تھوڑا سا پانی پی کے کیا ارادہ تلخ کام
دوڑو بہن کہ کام ہمارا ہوا تمام
یہ کہتے کہتے زرد رخ پاک ہو گیا
چلاتے تھے کہ ہائے جگر چاک ہو گیا

۱۸

یہ کہتے کہتے غش ہوئے شاہ فلک جناب
غمگیں تو تھے حسینؑ ہوا اور اضطراب
حاضر تھی روح احمدؐ و زہراؑ و بوترابؑ
وا تھے برنگ دیدۂ نرگس جناں کے باب
تشریف خلد کو شہ ذیجاہ لے گئے
جد و پدر جو آئے تھے ہمراہ لے گئے

۱۹

لاشے کے پاس مادر قاسمؑ کا تھا یہ حال
رخ زرد اور پیٹتا تھا گریباں کھلے تھے بال
چلاتی تھی یتیم ہوئے ہائے میرے لعل
بوندی نثار ای پسر شیر ذوالجلال
مدت کا ساتھ ہائے غضب آج چھٹ گیا
میں رانڈ ہو گئی مرا اقبال لٹ گیا

۲۰

رو رو کے جان کھوتی تھیں یاں زینبؑ حزیں
واں لے گئے بقیعہ میں تابوت شاہ دیں
مہر سپہر دیں ہوا پنہاں تہ زمیں
رویا لپٹ کے قبر سے زہراؑ کا نازنیں
محشر بپا تھا نالہ و فریاد و آہ سے
ہفتاد تیر نکلے تھے تابوت شاہ سے

فقط

۷۸۶

جب کٹ گئے دریا پہ علمدار کے بازو

مرثیہ

جب کٹ گئے دریا پہ علمدار کے بازو
شانوں سے جدا ہو گئے جرّار کے بازو
ریتی پہ گرے شاہ کے غمخوار کے بازو
تھرانے لگے سید ابرار کے بازو
رنگ اُڑ گیا تصویر الم ہو گئے شبیرؑ
صدمہ یہ ہوا ضعف سے خم ہو گئے شبیرؑ

۲

گرنے لگا جب دم علم سید والا
عباسؑ نے جھک کر اُسے گردن سے سنبھالا
ایک تیر لگا چشم پہ اور سینہ پہ بھالا
بند آنکھیں ہوئیں منہ سے لہو شیر نے ڈالا
ایک گرز لگا پھر جو کسی اور شقی کا
شق ہو گیا سر حضرتِ عباسؑ علیؑ کا

۴۳

پنجۂ گرز گراں بار کا صدمہ نہیں تھوڑا
سر شق ہوا پر مشک کو دانتوں سے نہ چھوڑا
زیں سے جو گرے آپ کھڑا ہو گیا گھوڑا
پر تیر نے مشکیزہ کو اور سینہ کو توڑا
پانی جو بہا عید ہوئی فوج عدو میں
مچھلی سی تڑپنے لگے علمدار زمیں میں

۴۴

ناگاہ یہ آواز علی دشت سے آئی
شبیر خبر لو کہ تصدق ہوا بھائی
چلائی یہ زینب کہ دہائی ہے دہائی
حضرت نے کہا لٹ گئی بابا کی کمائی
تشریف شہ ہر دوسرا لائے ہیں زینب
عباس کے لاشہ پہ علی اکبر ہیں زینب

۴۵

یہ سنتے ہی حضرت نے عمامہ کو اتارا
اکبر نے کہا کر دو گریباں کو دو پارا
ہم سوگ میں ہیں قتل ہوا شیر ہمارا
عاشق ہے سب بچوں کا اماں سے سہارا
افسوس میں بیٹھے پانی کے محتاج سکینہ
بس ہو گئی دنیا میں یتیم آج سکینہ

حضرت کو سنبھالے ہوئے دریا پہ جو لائے
عباسؑ علمدار نہ ہلتے نظر آئے
اکبرؑ نے کٹے ہاتھ تڑپتے ہوئے پائے
بھائی کو خدا بھائی کا لاشہ نہ دکھائے
چلنے جو لگے کانپ کے غش کھا گئے شبیرؑ
دیکھا علی اکبرؑ نے ہوا مر گئے شبیرؑ

کہتے تھے اٹھا کر یہ علی اکبرؑ ذیجاہ
دریا کی ترائی تو ابھی دور ہے یا شاہ
فرماتے تھے آنکھوں میں بصارت نہیں ہمراہ
عباسؑ علی کھو گئے دنیا سے ہمیں آہ
اب کھینچیں گے تلوار جو رشتہ ملے گا
اکبرؑ ہمیں کیا بھائی کا لاشہ نہ ملیگا

فرما کے یہ گرتے ہوئے دو دو قدم شہ والا
سنبھلا کبھی خود اور کبھی اکبرؑ نے سنبھالا
تھا سینۂ اقدس میں کلیجہ تہ و بالا
چلاتے تھے ہو ہو مری آغوش کا پالا
جلدی کبھی چلتے کبھی گر پڑتے تھے شبیرؑ
گھبرا کے ہر ایک لاش پہ گر پڑتے تھے شبیرؑ

کہا مرے لئے روتی ہو قرآں کو اٹھاؤ
للہ زمیں سے شہ والا کو اٹھاؤ
میں اٹھ نہیں سکتا شہ والا کو اٹھاؤ
قدموں کیطرف سے مرے آقا کو اٹھاؤ
واجب ہے پسر مصحف ناطق کا ادب ہے
قرآں کیطرف پاؤں قیامت ہے غضب ہے

سرکا کے قدم جلد یہ عباس پکارے
پھیرو مرے لاشے کو میں قربان تمہارے
چھاتی پہ دم موت کے آثار ہیں سارے
قبلہ کیطرف چاہیئے منہ ای مرے پیارے
بیدست ہیں اسوقت میں احساں کرو ہم پر
رکھ دو مرا سر قبلۂ عالم کے قدم پر

ہے ہے شہ دیں کہہ کے جو روئے علی اکبر
صدمو سے تڑپنے لگے عباس دلاور
گھبرا کے بھتیجے سے کہا ای مرے دلبر
بتلا دو کدھر ہیں مرے آقا مرے سرور
اکبر نے کہا عم شہ والا کو پڑے ہیں
وہ آپکے قدموں کیطرف غش میں پڑے ہیں

١٢

خشکیدہ زباں کو جو نہیں بات کا یارا
کچھ نرگسی آنکھوں سے کرو ہم کو اشارا
پتلی پھری جاتی ہے منہ زرد ہے سارا
معلوم ہوا کچھ ہے اب جلد تمہارا
کروٹ یہ نہیں بھائی سے منہ موڑ رہے ہو
ہم خوب سمجھتے ہیں کہ دم توڑ رہے ہو

١٣

چلائے بصد غم مرے بھائی مرے بھائی
کیا دل کا ہے عالم مرے بھائی مرے بھائی
کیوں چشم ہے پُر نم مرے بھائی مرے بھائی
اُکھڑا ہے ترا دم مرے بھائی مرے بھائی
سینے میں اجل سانس ٹھہرنے نہیں دیتی
ہچکی تمہیں کچھ بات بھی کرنے نہیں دیتی

١٤

غش میں یہ سخن سنکے پکارے شہ ذیشاں
یہ کسکی صدا ہے میں اس آواز کے قرباں
اکبرؑ نے کہا کب سے تڑپتے ہیں چچا جاں
مل لیجئے عباسؑ کوئی دم کے ہیں مہماں
پھر ہو نہ سکا ضبط امام ازلی سے
لپٹ گئے شہ دیں لاشۂ عباسؑ علی سے

١٥

یہ کہتے ہی حضرت پہ قیامت ہوئی طاری
عباسؑ علمدار گرا ہے کئی باری
اُنکا جو دم آنکھوں تھیں تو آنسو ہوے جاری
تن رہ گیا اور روح سوئے خلد سدھاری
چلّا کے جو شہ روئے تو گھبرائی سکینہؑ
نکلا تھا دم اُنکا تو نکل آئی سکینہؑ

١٦

یوں کہنے لگی دوڑ کے فضہ جگر افگار
جاتی ہو کہاں تیر نہ مارے کوئی خونخوار
چلّائی بہن ڈیوڑھی سے یا سید ابرار
تھمتی نہیں اب ہم سے سکینہ سے خبردار
یا پھیر کے اس بیکس و لاچار کو لاؤ
یا ڈیوڑھی تلک لاش علمدار کو لاؤ

١٧

گھبرا گئے خیمے سے گئے دیکھنے سرور
دیکھا کہ چلی آتی ہے سر پیٹتی دختر
زلفیں تو ہیں بکھری ہوئی چادر نہیں سر پر
جو روکتا ہے کوئی تو گھبرا کے وہ مضطر
لوگو نہیں کچھ میرے بہشتی کی خبر ہے
بتلا دو مجھے بہر خدا نہر کدھر ہے

شاہ

سقّہ کا مرے نام ہے عباس علمدار
تصویر علیؑ کی ہے سراپا وہ خوش اطوار
کاندھے پہ تو مشکیزہ ہے اور ہاتھ میں تلوار
پیاسی ہوں مگر اب مجھے پانی نہیں درکار
پھر آنے کی قسمیں اُنہیں دینے کو چلی ہوں
میں اپنے چچا جان کو لینے کو چلی ہوں

ولہ

لاشے پہ عبا ڈال کے شبیر پکارے
کیوں گھر سے نکل آئیں میں قربان تمہارے
گھبرا کے سکینہ نے کہا پیاس کے مارے
حضرت [illegible] تو دنیا سے سدھارے
میں ہم کو امید واسطے سمجھاتا تھا رو کر
اب ہو تو بنی آئی ہو مرے بھائی کو کھو کر

شاہ

میت سے لپٹنے کو جو وہ دوڑ کے آئی
حضرت نے عبا بھائی کے چہرے سے ہٹائی
چلّائی سکینہ کہ دہائی ہے دُہائی
بیٹی پہ علمدار نے شکل اپنی دکھائی
ٹھہرانے لگا لاشۂ سقائے سکینہ
لاشے سے بھی آئی یہ صدا ہائے سکینہ

فقط

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے

مرثیہ

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے
دنیا میں پسر باپ کی زینت کا سبب ہے
اولاد کا ہونا ہی بڑی بخشش رب ہے
یہ سچ ہے مگر داغ بھی بیٹے کا غضب ہے
رونے کی ہے جا ظلم کیا کرتی ہے تقدیر
شبیر سے اکبر کو جدا کرتی ہے تقدیر

۲

بیٹا ہی وہ بیٹا کہ ہے تصویر پیمبر
اخلاق میں مانند حسن زور میں حیدر
خوش لہجہ و خوش خصلت و خوش وضع سراسر
معشوق جہاں رونق دیں عاشق داور
انصاف سے سب صاحب اولاد بتائیں
اس طرح کے فرزند کو مرنے کی رضا دیں

۵

اس فکر میں مغموم کھڑے تھے شہ والا
ناگاہ یہ آواز علیؑ کی ہوئی پیدا
شبیرؑ تمہیں تو یہ تامل نہیں زیبا
سمجھتی ہے سخی ابن سخی آپ کو دنیا
کیا تم نے فراموش کیا میری چلن کو
دے ڈالا تھا ہم نے تو رہ حق میں حسنؑ کو

۶

اسلام شہ بیکس پہ ہے تشویش نہایت
بابا پہ غضب لائی ہے فرزند کی رخصت
گر دیتے ہیں رخصت تو گوارا نہیں فرقت
روکیں تو نہیں ہوتی ہے امت کی شفاعت
کیا صدمہ ہے کیا فکر ہے کیا رنج و تعب ہے
ہر طرح سے مشکل ہے ہر اک طرح غضب ہے

۷

مہر پدری اک طرف اکبرؑ کا ہے یہ حال
غیروں کا بھی دل غم سے ہوا جاتا ہے پامال
آغاز جوانی ہے اور اٹھارواں ہے سال
ماں کی یہ تمنا ہے کہ دولہا بنے یہ لعل
کیا طرفہ مصیبت علی اکبرؑ پہ پڑی ہے
ہیں بیاہ کے دن اور اجل سر پہ کھڑی ہے

شہ نے کہا بانو سے کُھلا تم پہ یہ اصرار
یہ کون اجازت کیلئے کرتا ہی تکرار
یہ اُسکی ہے آواز جو ہی کُل کا مددگار
یہ وہ ہی لڑا جو یہ حق میں ہی کئی بار
خیبر شکن و صفدر و شیر احدی ہے
ای بانو یہ دادا علی اکبرؑ کا علیؑ ہے

یاں حیدرؑ و شبیرؑ سی ہوتی تھی یہ گفتار
اور خیمہ کے در پر تھی کھڑی بانوئی ناچار
سنکر یہ سخن روکے پکاری یہ دلِ زار
کیا مشورہ فرماتے ہوا ای سید ابرار
گھبراتی ہے اسوقت مری جان بدن میں
یہ کون مرے لعل کو بہجواتا ہی رن میں

اکبرؑ کے جواں مرنے کا کرتی ہو عبث غم یہاں
بیٹے ہوئی زینبؑ کے فدا تم پہ مری جاں
عباسؑ کو اُمت پہ کیا آپ نے قرباں
فرزند کی رخصت میں یہ تشویش ہے اسکاں
مرنے کی رضا دیجئے ہمشکلِ نبیؐ کو
اُمت سے زیادہ نہ کرو پیار کسیکو

٧

٩

یہ سنتے ہی غش ہو گئی بانوئے خوش اوقات
شہ خیمے میں آئے علی اکبر کو لئے سات
ایک ایک سے چلا کے کہی شاہ نے یہ بات
اے بیبیو ہے آخری اکبر سے ملاقات
اب ہم سے جدا ہو کے یہ دلبر نہ ملے گا
یوسف تو ملے تھے علی اکبر نہ ملے گا

١٠

سب لینے لگے اُن کے اکبر کی بلائیں
روتی تھی کوئی اور کوئی دیتی تھی دعائیں
اکبر نے کہا بیبیاں عابد کو بھی لائیں
وہ ہم سے ملیں ہم اُنہیں چھاتی سے لگائیں
میدان میں اب جا کے میں کاہیکو پھروں گا
کچھ دل میں ہے ارمان سو عابد سے کہوں گا

١١

سجاد نے جب اُنہیں چھاتی سے لگایا
قرآن کی آیت پڑھی پہلو میں بٹھایا
گیسو کو ہٹا کے کہیں منہ اپنا لگایا
وہ بات کہی جس سے کہ عابد کو غش آیا
اک حشر ہوا بیبیوں کی آہ و فغاں سے
غل تھا کہ ہوئی رخصت سجاد جہاں سے

١٤

یہ سنکے ہوم کرنے لگے گریہ و زاری
زینبؑ نے کہا کچھ تو کہو ہم سے بھی داری
اکبرؑ نے کہا تم سے ہے یہ عرض ہماری
خوش آتی ہے بو فدوی کو جیسی سے تمہاری
مقتل میں مری لاش پہ جب آئیو زینبؑ
تم اپنی ردا میں مجھے کفنائیو زینبؑ

١٣

عابدؑ نے کہا کیا کروں کرتے ہیں جو ارشاد
کہتے ہیں مدینہ میں اگر جانا ہو سجادؑ
اور پوچھیں جوانان مدینہ مری روداد
کہنا کہ گلا خشک تھا اور خنجر فولاد
مت بھولیو ہم کو جو کہیں پائیو پانی
پیاسوں کو مرے نام پہ پلوائیو پانی

١٢

اکبرؑ سے کہڑی کہتی تھی ماں غم کی ستائی
کیا تم نے کہا لعل جو غش ہو گیا بھائی
سجادؑ نے تسکین ذرا غش سے جو پائی
بانو نے قسم روح پیمبر کی دلائی
بولے کہ کلیجہ میں مری درد اُٹھا ہے
سچ ہم سے کہو کیا علی اکبرؑ نے کہا ہے

۱۵

اکبرؓ نے عرض شاہ کو روتے ہوئے چہوڑا
رہوار کو مہمیز کیا مار کے کوڑا
مانند نظر دوڑ گیا دشت میں گہوڑا
رخ مثل کماں اپنا کمانداروں نے چہوڑا
وارد علی اکبرؓ جو ہوئے تیر کی مانند
سر خم ہتے تفنگچیوں کے بہی شمشیر کی مانند

۱۶

کہتا ہے یہ راوی میں کہڑا تہا سر میداں
یک مرتبہ واللہ ہوا حشر کا ساماں
تاریک زمیں اور سیہ گنبد گرداں
لشکر نظر آتا تہا نہ لاشے نہ بیاباں
ہلنے لگے چودہ طبق افلاک و زمیں کے
تہرا گئے گرد قبے خیام شہ دیں کے

۱۷

رن سے چلی آتی ہے آواز برابر
بابا مرے جلد آؤ موا اب علی اکبرؓ
خیمہ میں اس آواز سے ہو جاتا تہا محشر
سر پیٹنے کی صاف صدا آتی تہی باہر
نے قاسمؓ نوشاہ نہ عباسؓ علی کو
اسطرح سے سیدانیاں روتی تہیں کسیکو

رباعی

شریک مجلس شبیر میں جو ہوتے ہیں
فرشتے نامۂ عصیاں کو اُنکے دہوتے ہیں
پڑھے امام کی لیتے ہیں وہ دعا اعظم
جو چیخ کر غم سرور میں لوگ روتے ہیں

۱۹

اے چاند مری گھر کے مری آنکھونکے تارے
ای چین مرے دل کے مری لاڈلی پیارے
ایمیری پُر ارمان مری پیاس کے مارے
اسوقت مجھکو کوئی تری لاش پہ وارے
آتی تھی یہ کہتی ہوئی اور صرف بکا تھی
لکھا ہے کہ وہ خواہر شاہ شہدا تھی

فقط

۱۸

پردہ درِ خیمہ کا گرا خاک پہ ناگاہ
اک بی بی سیاہ پوش برآمد ہوئی جوں ماہ
سر ننگے گریبان پھٹے بال کھلے آہ
ہر مرتبہ چلاتی تھی وا قرۃ عین
اٹھارواں سال اور یہ قضا ہائے مریجاں
اُنیس برس کو بھی نہ کھلائے مریجاں

یہ دن وہ ہے کہ مدینہ نبی کا ویراں ہے

یہ دن وہ ہے کہ مدینہ نبی کا ویراں ہے
نصیب شاہ وطن میں [illegible] گھر آیا ہے
غبار [illegible] ہے کہ لال علی کا بیاباں ہے
اجل کا ہاتھ ہے اور شبیر کا گریباں ہے
[illegible]
حسین [illegible] ہے

۲
مقام گور کا [illegible]
[illegible] خیال
[illegible]
[illegible] لال
[illegible]
مقام [illegible] دنیا سے [illegible]

۳
[illegible] صحرا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پہنچا
[illegible] پہنچا

حسین بولے کہ مسلم کا یہاں مزار کہاں
بتائے کوئی زمیں پہچان وہ نوجواں
یہ دشت دور ہی نکلی ہماری قبر جہاں
اسی زمیں پہ روئیگی راتوں کو ماں
یہیں لٹے گا گلستان رسول والا کا
اسی زمیں پہ بنیگا مرقع زہرا کا

یہاں ہے مسلم مظلوم کا مزار اگر
بٹھاؤں اونٹ پڑھوں فاتحہ ہی میں جا کر
مگر اپنا کیوں کے دونوں مزار مسلم ہیں
خدا ہی جانے کہ یہ ہم ہیں یا نہ آئیں دم
فلک نے قبر بھی کی نہیں دکھائی ہے
یہاں محبت مسلم ہی کھینچ لائی ہے

جو اور نام ہو اسکا تو کچھ کرو مذکور
وہ ہاتھ باندھ کے بولے کہ کربلا مشہور
یہ نام سنتے ہی رونے لگے امام غیور
پکاریں پردۂ محمل سے زینب مجبور
یہ کیا سبب ہے جو کرتے ہو تم فغاں بھائی
مزار مسلم بیکس ہے کیا یہاں بھائی

زمیں کا نام سے لگے پوچھنے امام انام
قریب آ کے زمیندار دو نے کیا یہ کلام
لئے تو مارئیے کہتے ہیں سارے خاص و عام
پتے علی ہیں آپ کہاں اور کیا ہے آپکا نام
حسین بولے ہمیں بے دیا یہ کہتے ہیں
جہاں چلا ہو وہیں اسکو مزار کہتے ہیں

کہا یہ شہ سے زمینداروں نے کہ اے مولا
عزیز آپ ہی ہم کو نہیں ہے یہ صحرا
زمیں اور ہے موجود اُس کو لو آقا
کہ یہ مکاں ہے ویرینہ مدتوں سے پڑا
زمیں شور ہے باغ آپ کیا لگا دینگے
حسینؑ بولے کہ قبریں یہاں بنا دینگے

یہ کہہ کے شہ نے زمینداروں کو بلوا کہا
پسند آیا ہے ہم کو کمال یہ صحرا
کہ ہم اس زمیں پہ لگائینگے ایک باغ نیا
جو پوچھو تم تو نہیں ہم دیدیں اسکا مول ابھی کیا
علیؑ کے پیارے وہیں بہشت کو بسا دینگے
یہیں رہیں گے مدینہ کو اب نہ جائینگے

خدا کے عرش سے جب آئی نوحؑ کو یہ صدا
تو کس طرح تری کشتی تباہ ہو کے بچا
کہ جس کا نام محمدؐ ہے تو نے ہم کو سنا
جہاں میں یہ نبی آخر الزماں ہوگا
نواسا اسکا یہاں سر کٹا کے سوویگا
جہاز آل نبیؐ یہاں تباہ ہوویگا

یہ وہ مقام بلا خیز ہے سنو قوام
یہاں جب آئی تھی کشتی تری نوح پیغمبر
تباہ ہونے لگی تھی زمیں پہ جھک آکر
پکارا نوحؑ کہ یہ کیا مقام ہے داور
بتا یہاں مجھے پھنسنے سے آہ ہوتی ہے
بچالے تو میری کشتی تباہ ہوتی ہے

[illegible]

بیان فاطمہؓ سے کرکے یہ الشہا
زمیں کو ہوں زمینداروں کے حوالے کیا
خیام شاہ ہوئے جلتی ریت میں برپا
خیام ہوا یہ کھڑے استادہ جب پکاری تھا
نبی کی آل کا گر اشقیا جلا دیں گے
یہ مجھے روز دہم کو اٹھائے جا دیں گے

[illegible]

زمیں ہی ہوں اگر تنے کی جگر افگار
گر فراز تو جہلم کو ہو دے گا تیار
کفن نہ پاوے گی چالیس روز سے دلدار
پڑی ہی زخموں میں اور اٹھ کے خاک گرد و غبار
ردائیں بی بی ہی چھینیں ہو پیپ میں اڈھ ہانکی
میں تیری لاش پہ ہر شب کو لیٹے آ دوں گی

[illegible]

کلام شمر زمیندار روئے با دل زار
حرم کو ہی نہ اٹھوں میں صبر و قرار
صدائے فاطمہؓ یہ آئی پھر وہاں ایک بار
تری غریبی پہ شبیرؓ ہو بتول نثار
حسنؓ تو قبر پہ ہے داغ اپنا تم ہی دیتے ہو
زمین قبر بنانے کو مول لیتے ہو

[illegible]

قسم اس زمین کے رتبہ سے کیا نہیں آگاہ
نجف کو کعبہ سے افزوں ہے رتبہ فی کاہ
یہ وہ زمیں ہے جہاں آئیں گے رسول اللہ
ہماری قبر کے اوپر کو جب لگیں گے واویلا
ہم اسکی خاک ہی خاک پہ ہی جب لٹا دیں گے
پھر اسکی خاک ہی سب سجدہ گاہ بنا دیں گے

وله

اب آ گئے راوی پُر غم نے سطر یہ لکھا
ہوئی جو ماہِ محرم کی ساتویں پیدا
سپاہِ ظلم نے پانی حرم کا بند کیا
بلند آلِ عبا سے ہوئی عطش کی صدا
زباں نکالے پیاسا ہر ایک روتا ہے
تو روحِ ساقیِ کوثر کو صدمہ ہوتا ہے

وله

پھر وقتِ عصر کی راوی سنئے ہے لکھی روداد
سنگ گئے شاہ کے خنجر تھا سینہ پر جلاد
حرم پکارتے یہ رو رو کے یا علیؓ فریاد
فرشتے کہتے تھے سید پہ ہوتی ہے بیداد
بتولؓ قبر سے اب کیوں نہیں نکلتی ہے
کہ بوسہ گاہِ محمدؐ پہ تیغ چلتی ہے

وله

غرض کہ عشرہ کو بیتاب تھی بہت زہراؓ
خیال میں تھیں جو اس وقت ہوئی وہ دکھیا
تو دیکھا خواب میں اک قافلہ اسیر ہوا
وہاں لٹا ہوا اک کارواں ہے بیٹھا
کھلے ہیں بال اور آنکھوں سے اشک بہتے ہیں
مُردوں کو بیٹھا ہے حسینؓ کہتے ہیں

وله

قریب فاطمہؓ صغریٰ گئیں یہ آہ و فغاں
سلام کر کے کیا کارواں سے یہ بیاں
کہو نصیب کے ٹوٹا ہے تم سبھوں کو کہاں
بتاؤ باغ تمہارا کہاں ہوا ہے خزاں
کہ خلق سوتی ہے تم غریب سوتے ہو
یہ کس حسینؓ کو تم سارے لوگ روتے ہو

۳۰

جناب فاطمہ صغرا نے یہ بیان جو کیا
تو ایک بی بی کو اُسکے بیان سے غش آیا
جب آیا ہوش تو صغرا نے اُس سے رو کے کہا
مکان غریبوں کا لٹے بیوی پوچھتی ہو کیا
بلائیں خلق پہ ہماری ہماری خاطر ہیں
اسیر نام ہے بیکس ہیں ہم مسافر ہیں

۳۱

بتائیں کیا تمہیں بیوی لٹا ہمارا گھر
وطن مدینہ ہمارا ہے تھے جسمیں پیغمبر
وہ اب تباہ ہوا آئی بیکسی اُسپر
کہ حلق شاہ پہ اُس زور سے چلا خنجر
کہا مریض نے یہ رحم مجھپہ کھاؤ تم
کہ اُس حسین کا مجھ کو پتہ بتاؤ تم

۳۲

جگر کو تھام کے صغرا یہ بولی وہ دکھیا
کہ اُس حسین کا تم کو نسب بتاؤں کیا
کہ اُسکے مرنے سے تو ہم پہ ہے یہ وقت پڑا
یہ وہ حسین ہے جسکی ہے والدہ زہرا
علی کا لعل ہے اور نائب محمد ہے
ہمارا قافلہ سالار ہے یہ سید ہے

۳۳

یقین ہو گیا صغرا کو ہے یہ پھوپی میری
گلے سے زینب عالی کے دوڑ کر لپٹی
پکاری لے پھوپی اماں بلا یہ کیسی پڑی
وہ سنکے بولی کہ بیٹی میں کربلا میں تھی
خدا کی راہ میں وہ تشنہ لب شہید ہوئے
تمہارے بھائی چچا سب کے سب شہید ہوئے

۲۴

زباں یہ کہتا ہے جو ہائے فاطمہ زہرا
پھوپی تمہاری سر ہائے ترے بابا کا
یہ نیزہ کے نیچے کی جو وہ دیکھا
حسین کو اس وقت زلزلہ سا ہوا
فلک بھی ہل گیا لرزہ زمیں کو آیا
تڑپ کے گود میں صغرا کے شہ کا سر آیا

۲۵

حسین نے صغرا سے نہ یہ کہا
خدا کے عرش کو لرزہ ہے صبر کر صغرا
مگر یہ تجھ کو وصیت ہے اب مری دکھیا
یہ وقت ذبح بھی پانی نہیں دیا مجھکو ملا
جو آب سرد کسی وقت پیجیو پیاری
ہماری پیاس کو تم یاد کیجیو پیاری

۲۶

سنا ہی شدت گریہ جو نانا کی صغرا
اور اسکے رونے سے کنبہ تمام رونے لگا
پھر اک ولا ہے سے کنبے کی میں تجھ پہ فدا
خدا کیواسطے بتلاؤ رونا یہ کیسا
وہ بولی دیکھا ابھی میں نے خواب میں بابا
میں کس سے خواب کی تعبیروں کو پوچھوں گا

۲۷

کہا یہ حضرت ام النبی نے خوش ہوکر
کہ پیاری خواب میں تم کو ہوا وصال پدر
تمہارے پدر سے ہنسی تو نے کیا کہا دختر
پکاری وہ کہ چھپا حلق شاہ پر خنجر
گلا کٹا ہے تمہارا ہے باپ کا نواسے کا
یہ حلق تھا [illegible]

پورے چالیس برس کے بعد

بفضلہ تعالیٰ آج "الیکٹرک ابو العلائی پریس" اپنی ذاتی شاندار عمارت میں پبلک کی خدمت کرنے کے لئے متعدد مشینوں سے مختلف کام کر رہا ہے۔ لیتھو اور ٹائپ کی رنگین اور سادہ چھپائی اس مطبع کا خاص کارنمایاں ہے ہر کام وقت پر ہوتا ہے اور اُجرت نہایت مناسب لیجاتی ہے۔

مطبع کے اسٹاک میں بہترین درسی، اخلاقی، تاریخی، اور علمی کتابیں ہر وقت بغرض فروخت موجود رہتی ہیں۔ ہر قسم کے ناول، فسانے، قصے کہانیاں، غزلوں کی کتابیں، سوانح عمریاں، اور مختلف مذاق کی کتابیں، ہم نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔

ہماری بڑی فہرست بلاقیمت طلب فرماکر ملاحظہ فرمایئے

المشتہر

ایس غفور بخش خواجہ بخش تاجر کتب و مالک الیکٹرک ابو العلائی پریس
چوراہہ نائی منڈی آگرہ

مجموعہ مجرا و سلام

سلام

مجرئی ارض حشم کو دعویٰ ہاں کہ دریا میں ہاں ہوں
اشک کہتا ہے چھپک کر در یکتا میں ہاں ہوں

نوحہ کہتے شہ عباس رض ابن سے ہے عز و نصرت
نقش پر بیم ہے اوس پیاسی کا سقا میں ہاں ہوں

مشک اس رخ و شن تا پہ زار ابی کہ مع ایک گوش تر
علم سے جب ہوا ایک تھا کہ طوبیٰ میں ہاں ہوں

تمر ہے کہتے ہیں تمر شنہ اب تو ہر کرد ابغ و
ثمر ہے کہ حمد کا فردا میں ہاں ہوں

تو لو واقعہ ہے کہ احمد ڈر کا نواسا میں ہاں ہوں
ابھی بکھر دوں تو کٹو لی زور بندی ہاتھوں سا

اسد اللہ ید اللہ کا پوتا میں ہاں ہوں

غم سے کہتی تھی عابدِ بیمار مجھ کو ضعیف
وہ چھپا ہوں تو جلا دوں وہ مسیحا میں ہوں
غربت سے سینہ زار کون یہ فریادی ہے
آتی زہرا کی یہ آواز کہ بیٹا میں ہوں
کیا ہوا وہ سج جو تھا میری گودی کی نقاب
تو تو مہمان ہے غلام شہ والا میں ہوں
قبر سے شہ کہتے تھے تو لپٹ کے کہتا ہوں نہ ڈر
جی کو امن ہے خطا پوش وہ دریا میں ہوں
ہے نشیمن ترا فردوس بریں میں جو نفیس
عندلیب چمن حضرت زہرا میں ہوں

مخمس ۱

مجرئی شہ نے کہا میں جو نہ بے سر ہوتا
حشر کو تاج شفاعت نہ میسر ہوتا
شاہ سے کہتے تھے اگر تم نہ کبھی اکبر ہوتا
دیکھتے تم کہ جواں کیا علی اکبر ہوتا
شاہ سے کہتی تھی سکینہ جو چچا زندہ ہوتا
ایک اکبر ہی نہ تھے جو حق آج برادر ہوتا
دیکھتا شان علمدار جو رن میں ہم سے
صدقے سو جان سے عباس پہ جعفر ہوتا

نہ لگتی تو یہ ہے شوق شہادت تھا کہ شہ

سامنے تیغ کے جو شبہ پاس نہ خنجر ہوتا

ہاتھ میں قاتل کے تو قیامت تو قیامت برپا ہوتا

حشر برپا ہوتا ہاتھ اگر ساتھ رفیق عباسؑ

سو ہوتا جاتا اگر شاہ کو کوئی سے عباس ہوتا

سوچا پیش تنگی سے سوجہ پاس پانی ہوتا

ہمرہ جو کیا پانی نہ اگر جیسا یہ تم نے ہوتا

شاہ دیں تا کہ اگر جب ہے بہیں ایسا ہوتا

ہم کلب کی لالہ اٹھایا خدا سے جب الٰہی

ثابت قدم حسینؑ دمِ امتحاں رہا

نرغے میں تنہا میانِ قتل گاہ

سایہ کی جا جو تھی ساتھ شاہ کے

لاشہ کا فضلِ خدا سائباں رہا

عابدؑ کی طاقت آہ گئی ناتواں رہا

عابدؑ سیکھ جیا ہے مدینہ میں

چالیس سال تک لٹی مدینہ میں

صغراؑ یہ کہتی بانو سے بابا کہاں رہا

اماں تم آئیں اور ابا کدھر گیا

عابدؑ نے ایکدن نہ کبھی دل گراں رہا

چالیس روز صدمہ طوقِ گراں رہا

قاسم میں تھا اکیلا یہ باطن میں تا دہن
لاشہ کا شوق کی گرمی سے شیر خدا بیاں رہا
اکبر کا دم نکل گیا پر فرط عشق سے
مادر کو اور سکینہ کو کب تک گماں رہا
مرتا ہو تا کس طرح نہ بنت رسم حسین
خوف خدا ہوا تو نہ تھی خوف جاں رہا
یاد آیا شہ کا باگ پہ جب ہاتھ ڈالنا
خجلت سے لاشہ حر کا زمین پر طپاں رہا
زینب کے سر سے کھلنے کا غم نقش رہا ہوا
نرغہ میں بھی امام کا ہمدم نہ چکاں رہا
زینب کے برہنہ سر پہ ہم وقت تھی نگاہ
جب تک کہ سر حسین کا زیر سناں رہا
کیا ہی قضا نے صاف کیا گھر بتول کا
نہ طفل ہی بچا نہ کوئی نوجواں رہا

مخمس ۱

مجرئی محفل حسین میں آنے والے
باغ جنت میں پائیں گے اپنا بنانیوالے
اقربا قتل ہوئے جب تو کہا شاہ نے آہ
ہم رہے لاش شہیدوں کی اٹھانیوالے

مجرا

مجرئی زمین جب عباس ع دلاور آئے
بوسے لینے علم کے عدو و فاتح خیبر آئے
کھینچ کر تیغ جو زمین علی اکبر آئے
غل ہوا فوج عدو میں کہ پیمبر آئے
کھینچکر تیغ یہ عباس ع دلاور بولے
آؤ بہادر جو کوئی صف سے نکل کر آئے
بانو کہتی تھی یہ رو رو کے بصد رنج و الم
پاس ارمان سے نہ مرے اکبر و اصغر آئے

خیمۂ آل نبی میں ہوا محشر برپا
صغرا جو سے [illegible] تشنہ لب دریا
الغرض [illegible] گھوڑے سے اکبر زینب
نیزہ کھا کر جو گرے [illegible] قسمت سے بار آئے
شاہ گھبرا کے [illegible] کی طرف
ہائے زینب سے [illegible] ستمگر آئے
آج جھیلاں سا [illegible]
غم میں بھائی کے [illegible]
تھامے ہیں ان جب عباس دلاور آئے
[illegible] زینب سے [illegible]
تم [illegible] عباس ع دلاور آئے

فوج کی قوت ہی ہم دور سے کیا سجدۂ شکر
حرف شکوے کا نہ لب پر نہ تجھ آئے

شان میں آیۂ تطہیر ہے نازل جن کے
ہم دربار وہ بے مقنع و چادر آئے

ہوئی عالم بالا پہ قیامت برپا
بال کھولے ہوئے جو حرم خیمے سے باہر آئے

لاش قاسم سے لپٹ کر یہ کہا بانو نے
ایسے بیکس پہ کیا شکل بنا کر آئے

روز و شب روتی تھی رو رو کے وطن میں صغرا
ہائے بھیا کو نہ بھائی علی اکبر آئے

بیبیاں چھپتی پھریں کونے میں پریشاں خاطر
لوٹنے خیمۂ عصمت جو ستمگر آئے

شام میں عید ہوئی شاد ہوئے اہل عناد
طوق پہنے ہوئے جب عابد مضطر آئے

خوف عصیاں نہ رہا حشر میں ہم کو باقر
بخشوانے کے لئے شافع محشر آئے

مجرا

مجرئی قتل ہوا جب علی اکبر رن میں
رہ گیا تھام کے دل زہرا کا دلبر رن میں

تیغ جب کھینچ کے میدان میں آئے سرور
بھاگتی پھرتی تھی سب فوج ستمگار لعیں
شاہ کو فتح کو ڈرتا تھا ادو ہر شمر لعین
اور روتی تھیں ادہر زینب مضطر رن میں
رو کے زینب سے یہ کہنے لگی بانوئے بیکس
ہائے مارا گیا چھ ماہ کا اصغر رن میں
لاش عباسؑ سے رو کر یہ کہا سرور نے
کیوں چھٹا خوب او بھو مرے برادر رن میں
قتل کے بعد ہوا خیمۂ شہ میں محشر
واں فتح بجاتے تھے ستمگار لعیں

لیکے گود میں سکینہ کو یہ بولے عباسؑ
جستجو آب کی کرتا ہوں میں جا کر رن میں
چشم سرور سے ہوا خون کا دریا جاری
کام جب آ گئے عباسؑ دلاور رن میں
تیر پر تیر لگاتے تھے ادوہر اہل عناد
سجدۂ شکر ادا کرتے تھے سرور رن میں
بھانجے بچے نہیں نہ برادر نہ بھتیجے نہ رفیق
ہائے تنہا ہیں گھرے سبطِ پیمبر رن میں
گھر لٹے دیتے تھے ادو ہر خیمۂ آل کو لعین
اور تڑپتا تھا ادہر لاشۂ سرور رن میں

ہائے روتے تھے کہ اب خیمہ میں سب اہل حرم
شاہ کے حلق پہ چلتا تھا جو خنجر ران میں
لعینوں نے ڈالے سب بیماران میں
طوق و زنجیر پہنے عابد بیمار پانی
آہ تو مرتی حلق سکینہ نہیں لاتے پانی
روکے کہتی تھی رضا عباس دلاوران میں
کام کیا آگئے عباس نے کی صدا ان میں
عالم بالا سے رونے کے شہ بیچ شنی
بیچ جو حلق سے شاہ کی تیغ چلی
بیچارے جو گزرے تھے اور سب سرداران میں

لشکر خالق کا سرکشی سے تھے سرداران میں
تھے جناب عباس
روکے سرور کے آئے تھے دلاوران میں
ہائے مارا گیا قاسم رضا سا دلاور حضرت کا
ذبح ہوتا تھا اور ادھر بنت پیمبر نہیں
فلک اور اڑا تیغ سے کہا اکبر نے
ہاتھوں کو باندھ کر تشنہ بے پیمبر ان میں
جانے دو کس کا سر تیغ اب ہے پیمبر ستایا
شاہ کے جسم نے سر تو غربال ان میں
پیر کے بار لعینوں نے جلا کر ان میں

مجرا ۵

اے مجرئی دنیا سے سفر کرتے ہیں اکبر
حسرت سے سوئے شاہ نظر کرتے ہیں اکبر

ہے خشک زباں بات نکلتی نہیں منہ سے
آنکھوں سے بیاں درد جگر کرتے ہیں اکبر

ہے آنکھوں سے بیاں تشنگی و فاقہ ہیں
کیا یاد پدر کرتے ہیں اکبر

اور منہ سے کلیجے جا کرتے ہیں اکبر
[illegible] شاہ کا گھر نکل گئی ہے

جب باد بکر شاہ کا گلا کرتے ہیں اکبر
ہوتا ہے لعینوں سے گزر کرتے ہیں اکبر

جس وقت کہ سینہ نہیں عدو نے
ناصح تمھی سنا کی ہے

سب غم میں ہیں تر آنکھوں کو تر کرتے ہیں
اول سے ہے وہ شبیہ رسول کا دل ہے
ہائے اجل سے سر کرتے ہیں اکبر
ہاتھ کی مدد آہ ہے [illegible]

سلام

عجب وقت ہے اور عجب انجمن ہے
سلامی یہ محفل علی کا چمن ہے
سلامی یہ اہل عرب مومن ہے
سلامی ہیں اور نبی پنجتن ہے
کہ بارہ تو بارہ دیا ہیں پانچ مصرعہ گویا
نہیں اور [illegible]

وسے ہاتھ میں ہیں خمسۂ پنجتن ہے
سبزی کی اسے ہے سرخ حنا کی
کہلا یہ دو دو رنگ حسن رض ہے
یہ رنگ حسین رض اور وہ رنگ حسن زیب
گریباں ملا چھوڑا اسے پنجتن ہے
وسے ہاتھ میں یاد اس کے جسم ہے
یہ مٹی سے پرہیز اسے کفن ہے
کہ خبر بی خاک ہے اور جائے کہاں اللہ
کہا ماں نے اصغر رض لبن ہے
اشارہ کیا قصہ ہیں دونوں نے
ستاں دیکھے معراج ہیں

کہ ہاں ایک جنت میں پرتو فگن ہے
کہ اک در وہ کا ہے اک شاخ طوبیٰ
محل اک سے اک لعل یمن ہے
تو وہ دو دو سبز اور سرخ ہیں یہ دونوں
کہا مشتی اور سمجھ خود بخود زعفران ہے
دل اس وقت سمجھ خدا نے
کہا حال دل وہی عرفاں ذوالمنن ہے
یہ دل ای مرضی حضرت طول اس میں
کروں مختصر عرض ہے حسن رض ہے
یہ قصہ حسین رض اور وہ قصہ تھا ابر
صفحے لوح زرکار اس میں

واحد احد و حرم جب سے سخن ہے
کہا حرم نے شبیہ نہ حضرت پہ کھینچیں
لعینو یہ سید غریب الوطن ہے
ابھی بندی کا یہ عابد
کہو ہیں باپ ان کے حسن جس کا چمن ہے
کہ ہم نے یہیں پائے دکھلا کے تو دل بیکسی کا
اسیروں کو دکھلا کے یہ کس کا وطن ہے
یہ زینب جو ہمراہ جس کی بہن ہے
یہ بیماروں میں ہے علی کا
منہ اپنا جو دونوں ہاتھوں سے ڈھانپا

یہی نامراد ایک غریب کی دولہن ہے
کہا شمر نے قاتل سے اونٹوں پہ اٹھا لے
کہ تیرا دل سے غربال سارا بدن ہے
نظر آیا مقتل تو عابد پکارے
یہ نقشہ امام غریب الوطن کا
نہیں جس پہ چادر ایک پیراہن ہے
تھی گرد تیغ آسمان نہ رو
ندا آئی لاشے پہ یہ زخم و محن ہے
وقت ہیں بے راحت پانی
یہ جنازہ کی ہیں بے کفن

نہیں رنج کچھ اپنی عریانی کا
یہ غم ہے کہ زینب اسیر محن ہے
انہیں اسقدر شور بختی کا شکوہ
یہ دولت سے تھوڑی کہ شیریں سخن ہے

سلام

لو سلامی حضرت شبیر رن میں آگیا
گو تشنہ بستہ عہد و سنت فتن میں آگیا
زلزلہ سا کرسی چرخ کہن میں آگیا

اشتیاق کھچ کے آگئے عشرہ بدن میں رچ گیا
یہ عالم میں ہوا اور ہست ہے ایسا انقلاب سخن میں آگیا
ودیعہ عالم میں ہست نالاں سر ہیں
چپ ہوا ناقوس ہیں صحن و منصف ہیں
ہوا ناقوس سے ہائے ہیں آگیا
سکھ میں بخودی ہے یک باب کہ بہن میں آگیا
حور کہیں ملک بانکپن حلیمی
فرق کیا سا میں رحمت بہشت سی بن میں آگیا
بحر و بر میں اسقدر دریا سے بن میں آگیا
شیر دریا میں

فقط

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھپا
جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

ایک عالم سے جو چھٹ جاؤں تو پروا نہیں
پر نہ ہاتھوں سے مرے دامن ترا چھوٹے

قافلے پر آ گئے دم نزع یہ اکبر نے کہا
اب یقیں ہے کہ نہ تا حشر یہ بستر چھوٹے

شہ نے زینب سے کہا مل لے گلے وقت وداع
اے بہن تم سے ہم اب تا دم محشر چھوٹے

بیبیاں کہتی تھیں کیوں وطن چھٹا در بدر پھریں
ہم بے وارث ہیں قید ہوئے گھر چھوٹے

لاش اصغر پہ کہا بانو نے اماں صدقے
ہے ہے ننھے مری چھاتی سے نہ دم بھر چھوٹے

آ کے جنگل میں کیا باپ کا پیاسے گھر برباد
ماں سے اس عمر میں بیتا علی اصغر چھوٹے

عورتیں کہتی تھیں صغرا سے یہ قربانی تھیں
تم سے کہ رو کے تو اعدا سے بیمار اگر چھوٹے

وہ یہ کہتی تھیں کہ ماں باپ سے جو چھوٹا ہو
اوس سے رونا کبھو زادت کا کیونکر چھوٹے

شاہ کہتے تھے کہ حلق گر ہاتھوں سے
دامن صبر نہ زیر دم خنجر چھوٹے

ڈر تھا بانو کو کہ مسند پہ نہ روتی عباسؑ
باپ کے چالیس برس پاس رہے اور بستر ہووے

رہا یہ ماتھا کہ وہ اس سے خاک سے سو داغ ہووے
یہ گیا چین اس کی جبیں کا اب وہ بازو پہ سے

اکبرؑ و شمر کے لشکر واں سے آیا ابھی
اصغرؑ و جھولے سے تو اب گیا [illegible]

گود سے کے اور جھولے سے بچھڑا ہوئے
شاہ کے تیغ سے قتل سے پیاسا ہوئے

سکینہؑ کو [illegible] بالی سے [illegible]
یہ وہ ماتم کہ کیا یاں [illegible] ہووے

کان کے گوہر [illegible] بانو کو [illegible]

لاش اپنے [illegible] علی اکبرؑ کی [illegible] افسوس
لاش بھی اپنے کے علیؑ [illegible] حسینؑ ہووے

لحد اٹھارہ برس [illegible] ہوئے
ہم اکبرؑ و عباسؑ [illegible] ہووے

آج حیدرؑ سے جدا [illegible] سکینہ
قتل میں اور سے سکینہ کا سر ہووے

تیغ زیادہ ہووے [illegible] ہیں
آہ دوں [illegible] ہووے

ہاتھ [illegible]

لاشِ نوشاہ کی میدان سے لاتی ہیں حسین

ٹیپ

لاشِ نوشاہ کی میدان سے لاتی ہیں حسین
[illegible] لاتی ہیں حسین
[illegible] لاتی ہیں حسین
[illegible] لاتی ہیں حسین
[illegible] بچھی
لاشِ نوشاہ کی [illegible] بچھی

۲

[illegible]

۳

[illegible]

ماتم ہوتی ہے مری فاطمہ صاحبزادی
میں نے سمجھی تھی کہ ہو جائیگا ماتم شادی
ایک ساعت کی عروسی بھی ہے اور دامادی
وا غضب کیسی ہوئی گھر کی مری بربادی
ایک حسرت بھی نہ اس کی نکلنے پائی
ہائے قسمت نہ میری بہو نے پہلے پائی

ماں کہہ کر اشک بہاتی ہے یہ قاسم کی
لاش بے خیمہ میں آتی ہے یہ قاسم کی
زخمی تلواروں سے چھاتی ہے یہ قاسم کی
جان اے بیبیو جاتی ہے یہ قاسم کی
ہے کہ اس ہوم سے نوشاہ کے گھر میں ماتم
کیا جلد آگیا اس ماہ کے گھر میں ماتم

ہچکیاں لیتا ہوا آتا ہے یہی ہے دولہا
گود سے نوشہ کی گرا جاتا ہے یہی ہے دولہا
گھر میں آتے ہوئے شرماتا ہے یہی ہے دولہا
ہونٹھ سوکھے ہوئے دکھلاتا ہے یہی ہے دولہا
گھر میں پانی ہے نہ شربت کا بھرا کٹورا ہے
بیبیو کیا کروں داماد بڑا پیاسا ہے

جب دروازہ پہ رنڈسالہ پہنا کر لاؤ
کالی چادر کوئی پاؤ تو اڑھا کر لاؤ
چاند سے ماتھے سے افشاں بھی چھڑا کر لاؤ
ناک سے نتھ میری پیاری کی بڑھا کر لاؤ
اوڑھنی دور کرو کھول دو چہرہ لوگو
نوچ کر پھینک دو مقیش کا سہرا لوگو

۸

بانو کر لی تھی یہ تقریر جگر سوز ادا
اتنے میں خیمہ میں داخل ہوئے شاہ دوسرا
گود میں لاشۂ نوشاہ تھا خون میں ڈوبا
خاک پر بانو گری کہتی تھی ہے ہے دلہا
ہچکیاں لیتے ہوئے خیمہ میں تم آتے ہو
یاں میری فاطمہ کو رانڈ کئے جاتے ہو

۹

یہ تو بتلاؤ کہ جنت کو چلے تم تنہا
یا میری لاڈلی کو آئے ہو لینے دولہا
اب جو دیکھے گی دلہن خون میں ڈوبا سہرا
نوچ کے بالوں کو سر پیٹ لے گی ہے ہے دکھیا
آگے نوشاہ کا تابوت شہانا ہوگا
پیچھے دلہن کا جنازہ بھی روانہ ہوگا

۱۰

روتی رہ جاؤں گی میں کر لی یہ آہ و فریاد
لے گیا بیاہ کے گھر سے میری بیٹی داماد
شادی کیسی تھی اے لوگو ہوئی میں ناشاد
ہو گئی بیٹی پر آفت میری اور میں برباد
تن سے جاں چھوٹی ہے ہاں فاطمہ کی چھوٹی سی
بیٹی تھی پاس میرے کیسی لگی اٹھی سی

۱۱

ہو چکا وقت سفر ہے دل جاں کیا اب
اب یہاں فاطمہ کبریٰ کی جدائی ہے تاب
تیری بی بی کہہ تو میری عمر کا فرماؤ جواب
جو ادا ہو کہو خوب نہیں تھا حجاب
تم مجھو ساس بڑی مجھ سے ہی داری دولہا
سب مجھے ہی تو کہاں لی ہوں تمہاری دولہا

۱۵

شکایت بات دلہن کو نہ تھا صبر و قرار
دیکھ کر بیکسی بیاہ کا جتنا تھا سنگار
ہاتھ اور پاؤں کی مہندی کو سبب تھی نا چار
دل جو امڈا تو لگی مارنے نعرے ایکبار
اک ادہر دولہا کو لگی مانگ ادہر جلنے لگی
تھا کہ ہاتھ میں تھا منہ پہ بھی ملنے لگی

۱۴

آپکے سایۂ دامن میں ہیں یہ مستور ہے
ہم تو دنیا نہیں کہ پردہ نہ اعدا کی حضور
قید جب ہو تو رہو منہ پہ نقاب اپنی ضرور
ہونی پاؤ نہ کبھی سر سے جدا انکی دور
خیمہ جب لٹنے لگے انکو بچا لینا تم
اپنے دامن میں کسی ڈہب سے چھپا لینا تم

۱۳

اک نظر لا کے دکھا دو ہمیں شہزادی کو
عمر بہر مالک و مختار رہیں آپکی تم ہو
ہم نہ لیجائینگے ہلکان نہ ہو تم رو رو
ہم ہیں ہمراہ چچا کو نہیں تم ساتھ رکھو
حفظ حرمت کا ہماری ہے اب تو سپاس تمہیں
آبرو سونپتے ہیں اپنی چچا جان تمہیں

۱۲

ساس کو نوحہ کی آواز سنی دولہ نے
ہوش کچھ آ گیا کہ جسم کو دوا کہنے لگے
اے پھوپھی مرتے ہیں ہم آخری مجرا لیجے
جاتے ہیں خلد کو ارمان بھری دنیا سے
بے ادب ہوتے ہیں بے شرم نہیں ہوتے ہیں
بنرے کی حسرت دیدار میں ہم مرتے ہیں

۱۳

سونگئی جب یہ نوشاد کی نوشاہ نے بو
غش سے بیدار ہوئے کھول دیا آنکھوں کو
کہا آہستہ سے حق دودھ کا اماں بخشو
صبر کیجے نہیں بڑا اجر ہے بیتاب نہ ہو
شاد ہو رنج نہیں ہوا آپ کا دلدار شہید
حشر تک لینے سے مرتا نہیں زنہار شہید

۱۴

ڈہونڈہتی لاشۂ نوشاہ کی ہے ہے دولہ
تھی خوشی ہم کو تری بیاہ کی ہے ہے دولہ
موت تجھ ماہ کی جلد آگئی ہے ہے دولہ
نہ خبر تھی غم ناگاہ کی ہے ہے دولہ
خون میں ڈوبا ہوا چاند سا چہرہ قاسمؑ
ٹکڑے ہے تلواروں سے ہے نوشہ کا سہرا قاسمؑ

۱۵

الغرض فاطمہؑ کو تھا نہیں ہوش و حواس
لائیں جب بیٹی سر لاشۂ نوشہ کے پاس
دیکھ کر دولہ کو ماں ہوگئی بیہوش و حواس
منہ لگی چومنے نوشاد کا بعد حسرت و یاس
پانوں پر دولہ کے سر رکھ کے دلہن رونے لگی
گر گئی اہل حرم سینہ زنی ہونے لگی

۱۶

سر کھلے بیٹی دولہ کے چلی لاشہ پر
جوں گرا یہ گئی سبط پیمبرؐ کی نظر
ضبط کی تاب نہ باقی رہی رو دیے سرورؑ
رکھ دیا لاشۂ قاسمؑ کو زمیں کے اوپر
نعرے کرتی ہوئی دروازہ کے باہر نکلے
پکڑے ہاتھوں سے جگر سبط پیمبرؐ نکلے

۲۰

اس گھڑی آئی ہیں جنت سے خبر پا حسن
پیار سے چومتی ہیں روروکے میرا اشک دہن
دیتا ہوں اپنی نشانی تمہیں نوشۂ دلہن
پھر نہ برباد ہو یہ یاد رہے میرا سخن
یہ کسی نوع کا دنیا میں جو کہہ پاؤ گی
روح جنت سے میری روتی ہوئی آویگی

۲۱

کہہ کے یہ پوچھا کہ کدھر ہے میری لڑکی کبریا
رو کے کبرا نے کہا لونڈی ہے حاضر آقا
کیوں سفارش میری کرتی ہو ارادہ ہے کیا
میں نہ چھوڑونگی قدم ہو نگی نہ خدمت سے جدا
ساس کو سونپتی ہو چھوڑتی ہو ساتھ میرا
آپکی ہاتھ میں بابا نے دیا ہاتھ میرا

۲۲

کیا قیامت ہے کہ فردوس کو جا کے دولہا
اور دولہن قید ہو لوٹی ہوئی یا جاں تباہ
کبھی سر پیٹو میں حیران پھر کے بخت سیاہ
دیکھی یہ مہندی لگی ہاتھ مخالف کی سپاہ
بد قدم ساس کہے ماں کہے بدبخت ہے یہ
موت آسان ہے پر زیست بہت سخت ہے یہ

۲۳

مجھکو اے ابن حسن گھر میں نہ چھوڑ گئی
ساس کے پاس نہ بیٹھونگی نہ اپنی ماں کے
نکلونگی آپکی تابوت کے پیچھے پیچھے
بیٹھونگی دشت میں ہونگی نہ جدا تربت سے
رانڈ کہلا کے نہ زنہار وطن جاؤنگی
آپکی قبر کی میں خادمہ بنجاؤں گی

٢٤

سر کو با ہو نسی صدا جہاڑونگی تربت کی خاک میں
اشک کی آب کا چہڑکاؤ کرونگی ہر مین
اور چہڑاؤنگی صدا لخت جگر کی کلیوں
اس مصیبت میں دعا جلد مری ہو وے قبول
موت جب آئیگی تو شکرات بجالاؤنگی
پائنتی لیٹ کی اس قبر کی مرجاؤنگی

٢٥

تہ کا قاسم نی یہ تقریر دم سرد بہرا
ہاتہ پہیلا کے کہا آؤ میری پاس ذرا
سر دولہن نے دہیں تب پاؤں پہ قاسم کے دہرا
بولا سر چوم کے فرزند امام دوسرا
دولہن دنیا کا کوئی غم نہیں اسدم باقی
پر جدائی کا تمہاری رہا یہ غم باقی

٢٦

درد دل اپنا تم اظہار نہ اس آن کرو
صبر اور شکر سے اس درد کا درمان کرو
اسقدر رو رو کے مت آپکو ہلکان کرو
بخشدو مہر مرا ہم پہ یہ احسان کرو
آج واللہ ہوئی سخت خجالت تم سے
کیا کہیں کی جو اسوقت ہی حالت تمسے

٢٧

بس فقیر میں نہیں طاقت تقریر و بیان
کہ دعا کی سے در کعبہ پہ ہو کر گریان
ہند میں محسن الدولہ ہے یہ فیاض زمان
مجہ پہ رکہتا ہے وہ غربت میں ہمیشہ احسان
ایسے احسان و کرم کرتے تو اتے یارب
ابر رحمت کا ہمیشہ ہو تقاطر یارب

فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجموعہ مہندی

طشت میں لگا کے وہ سکینہؑ نے بنائی مہندی
واسطے حضرت قاسمؑ کے وہ لائی مہندی

لو لگا لو اسے ہاتھوں میں سکینہؑ بولی
واسطے لالہ کی ہاتھوں میں ہی لائی مہندی

سب آئی ہیں بہنیں واسطے سجاد کی بچیاں تمکین

نقد بنا ساروں میں حق قاسمؑ کے لگائی مہندی
عمل ہاتھ قاسمؑ سر کے کرام

ہاتھ میں ان کے رچی لگائی مہندی
دست و بازو قاسمؑ کی الصد او

دلہا بنا حضرت قاسمؑ کی لگائی مہندی
جب سکینہؑ نے شب قدر لگائی مہندی

نام مقبولی کا کانها اور دنیا دار آنها آسمان
یہ کس کو آسمان دیکھا کمالی افندی

بانوین حسن یکی کلاس کمانی افندی
کہ ... طرفداران ... افندی

دوری ... فاتم کہ کماالان [illegible]
... یاری افندی

غمزه نیکی ... یاری
... جان ... یاری افندی

جب ... یالار ... افندی
... بکمالی افندی

الہ محبتی ... یالدی
... کمالی افندی

دوده ... نعمان ... افندی
... کمالی افندی

دستار ایرین ... ایکی ... ابالا آرمی
... کمالی افندی

الینی ... پیمالہ ... فاتم
... فاتم افندی

ماهرانی ... یاری
... کمالی افندی

غمزه ... ایالامیه ... افندی
... جمالی افندی

دلدار ... کاری ... افندی
... کمالی افندی

زلفی ... یاری
... دالی افندی

۳

صبا اللہ دیکھے دولت کا پیالا دو اہا
فنا کی کی نقشوں سے لگائی افندی
ب بزرگی کی دنیا سے دو قاسم
بانکے جنت میں تھی کو وہ دکھائی افندی
الدین الاکرمین
پیا اولیا اللہ سے بی پائی افندی
عالم میں کسی کے غیب
دو من کی تھی آ کے لائی افندی
آئی تھی مرادی جب سے آئی افندی
کاتی بادی ... بابا
سے بادی ... پائی افندی

ردو کے ماں کی تھی اسے وا مقصد و قاسم
عیسیٰ خان سے مجھے تیری دکھائی افندی
دیگر
خیمہ ان جی میں ... آئی افندی
یاری ... لالی افندی
ردو سے ان ... اپنا حال
... لگائی افندی
جاگیری قاسم ...
بس سے ... دکھائی افندی
نعل ... ۱۲

بیاہ کی ہائے اُسے راست نہ آئی مہندی
دُرِّ یتیم یہ کہڑی کہتی تہی فضہ سب سے
دیکھ لو قاسمؑ نوشہ کی ہے آئی مہندی
بہرے حسرت کے پیا دولہے نے آب خنجر
خون میں قاسمؑ نوشہ کے نہائی مہندی
سہرتی سج ادہی ہاتھ میں قاسمؑ کے نہیں
خوش ہاں عدی ایسی کہ چھپی نہ سمائی مہندی

دیگر

کہتی تہی ماں وہ نقش نگار پالا تہا کس چاؤ سے
ہائے کیسے گلعذار پالا تہا کس چاؤ سے

سبزہ نورستہ کی شکل بنی بہر کے جی
دیکہی نہ ماں نے بہار پالا تہا کس چاؤ سے
صفحہ ہستی سے آہ آپ کا اے رشک ماہ
مٹ گیا نقش و نگار پالا تہا کس چاؤ سے
بچپنے سے آپ کے بہرے مصیبت مجہے
کٹ گئے لیل و نہار پالا تہا کس چاؤ سے
تین برس تک لیے گود میں آٹھوں پہر
رکھا بدل در کنار پالا تہا کس چاؤ سے
گیسوؤں جب تو چلا شادی ہنا یہ دل میں ا
کرتی تہی دم دم میں پیار پالا تہا کس چاؤ سے

جب ہاتھ میں تم باتیغ ناہم گھڑی مثل کنیز
چھٹی کیا کاروبار یالا لہتا کس چاوے
آتے ہی دورِ شباب تم نے کیا یار اب
ہو گیا سونا دیار یالا لہتا کس چاوے
مجھکو نہ تھی یہ خبر سینہ سے تیر سے الم
برچھیاں یوں ہو گئی یار یالا لہتا کس چاوے
دیکھتی ہیں رہ گئی جان رہی جل بسی
رہ گیا باقی غبار یالا لہتا کس چاوے

دیگر

گیا خیمہ سی جلکہ زمین وہ در شاک چمن دولہا
چمکتا تھا وہ مثل برق باہر جا سمن دولہا

لگا خیمے میں کرتے تھے بہت اہل حرم ماتم
وہ مارے شرم کے حسرت سے روتی تھی دلہن دولہا
جو رخصت رن کی مانگی ماں سکینہ نے یہ کہا رو رو
کلیجہ ٹکڑے ہوتا ہے مرے اے گلبدن دولہا
تمہارا مانگنا رخصت تمہارے عشق کا ہوتا
یہ دیکھا آج اگر مجھے رنج و محن دولہا
ہوئی حسرت سے کہتی تھی بنا کر شکل وہ دلہن
اے ساقی میں کہو تم تیر سے کام سخن دولہا
پھر آئے عشق کرکے تشنہ لب پیا شربت ہی
نہ باتیں بھی فرمائیں مرے شیریں سخن دولہا

ہیں اپنی غم کا نہ کوئی رنج ہے اور مصیبت میں
تمہارے بعد گھر ہوگا مجھے بیت الحزن دولہا
کہا رو کر سکینہ نے کہ تم جاتے ہو مرنے کو
کریگی جی کے کیا دنیا میں اب میری بہن دولہا
گرا اکبر سے یہ فاتح کی ادا روئے رو کے پیہم در
بن کے تن پہ بے سر سے اس نازک بدن دولہا
بہت افسوس ہے اس کا نہ پایا قطرہ پانی کا
ملا تیری یہ بابا کو نہ دادی مر سے تشنہ دہن دولہا
بھلا اس وقت کا عالم ہے کیا اے تعزیہ پیارو
کہا ماں نے ... ہو بے کفن دولہا

دیگر

کہ غم سے فخر بالت عجب ... ہونے لگا
نہ اس غم سے فلک سے خون رواں ہونے لگا
مجھی پہ حشر بپا جسم گلوئے خشک پر
تڑپ کر فخر چلا جب ... میں جو زباں ہونے لگا
سبط حیدر ... سر دو لو سے ... ابکیں
... کا جب کہ سرور ... آسماں پہ ہونے لگا
مگر اس کے ... زمیں پہ آسماں پہ معصوم سے
غم ... کا جو کہا یا اکبر ... رواں ہونے لگا
دیدۂ سبط نبی سے ... بے تاب
... ہو گیا اب ... کا کارواں ہونے لگا

فتح جب لخت جگر تشنہ عیاں ہونے لگا

ساقی کوثر ہوئے پیچھے فتح خلد میں

چشم سرور میں سیاہ سارا جہاں ہونے لگا

آگئے آنکھوں کے آگے سب جو وہ نور نظر

مشتہر ہوا سقی کا اپنے بیاں ہونے لگا

نالہ بیمار کے کہتے ہی کہ سرور الوداع

حملہ آور صورت شبیر عیاں ہونے لگا

کر کے حجت پہ لعینوں سے وہ زہرا کا پسر

دیگر

کرتے تھے با فصاحت تقریر کربلا میں

[illegible] کے سرور میدان ظالموں سے

جب تک کچھ نہ نکلی تدبیر کربلا میں

[illegible] شکر دلائی تقدیر کربلا میں

گھر گئی تھی فوج اعدا گھبرا کے ڈر سے [illegible]

اکبر نے جنگ کر کے کھینچی شمشیر کربلا میں

طفل صغیر اصغر جب پیاس سے بلکتا

روتی تھی سکی ننھی ہمشیر کربلا میں

گود میں لے زخمی ہو کر شبیر جب آگئے

سر ننگے روتی آئی ہمشیر کربلا میں

فقط

سلام جدید

سلامی جب چلا رن کی طرف ابنِ حسنؑ دولہا
ندا آئی فلک سے آہ قاسمؑ بیوطن دولہا
زمینِ کربلا کا نبی چلا جب جانبِ مقتل
حسنؑ کا لاڈلا نورِ نگاہِ پنجتن دولہا
شباہت میں حسنؑ قوت میں حیدرؑ صاحبِ سطوت
قوی بازو بہادر منچلا شمشیر زن دولہا
اجازت رن کی دو تم مہر اپنا بخشدو کبراؑ
فدا ابنِ رسول اللہ یہ ہوتا ہے رن دولہا

حسنؑ کا لاڈلا کس دہوم سے آتا ہے مقتل میں
گلے میں تیغ ہے سر سے لپیٹے ہے کفن دولہا

تلاطم تھا صفوں میں لرزہ بر اندام تھے دشمن
لبِ نہرِ فرات آکر ہوا جب نعرہ زن دولہا

صفِ دشمن پہ جب حملہ کناں ابنِ حسنؑ آیا
لعیں کٹتے ہوئے بھاگے بڑا ہی تیغ زن دولہا

اُلٹ دی صف کی صف دم میں کیا ہو نذیر و زبر اعدا
دلاور کا دلاور تھا جری تھا صف شکن دولہا

شقی جو سامنے آیا علف تیغ قضا کا تھا

مجسم قہر ربانی بنا اعدا شکن دولہا

یکایک حکم آیا ہاتھ روکو جائے مقتل ہے

مقامِ صبر و ضبط و امتحانِ صف شکن دولہا

عوض سہرہ کے سر پر زخم اب تلوار کے کھائے

عوض ملبوس شاہانہ کے اب پہنے کفن دولہا

ہوئی پھر تو صفِ اعدا سے بارش تیر و پیکاں کی

سراپا چور زخموں سے ہوا گل پیرہن دولہا

آئی نیزے کی سینہ میں بدن تیروں سی تہا چلنی
گرا گھوڑے سے جب فرش زمیں پر خستہ تن دولہا
پکارے آئیے امداد کو ابنِ رسُولُ اللہ
عمو جاں آپ سے ہوتا ہے رخصت یہ محزن دولہا
دریغا کوئی اتنا بھی نہ تہا دفنائے میت کو
پڑا تہا کربلا میں آہ بے گور و کفن دولہا
سرہانے جب آئی حضرتِ شبیرؑ کیا دیکھا
سراپا خون میں ڈوبا ہوا ہے گلبدن دولہا

مُشبّک جسم تیروں سی سناں پیوستہ سینے میں
اور اس عالم میں محوِ شکرِ ربِّ ذوالمنن دولہا
ادہر ہر زخم تن گریاں تہا حالِ زارِ نوشہ پر
اُدہر شوریدہ سامانی پر اپنے خندہ زن دولہا
لیا آغوش میں لیکر چلے جب جانبِ خیمہ
ہوئی روحِ رواں رخصت گیا سوئے عدن دولہا
درِ خیمہ پہ شہؑ نے حضرتِ زینبؓ سے فرمایا
کہ بیوہ ہو گئیں کبراؓ ہمارے لے بہن دولہا

جب آئی نعش خیمہ میں گریں گبراؓ تو غش کھا کر
کہا مغموم بانوؓ نے کہ ہے ہے کم سخن دولہا

سرِ میّت یہ فرماتی ہیں رو کر سیّدہ زینبؑ
نشانی تھا حسنؑ کی ہائے ہمشکل حسنؑ دولہا

حسینا بھائی سے روٹھے ہوئے ناراض بانوؓ سے
پھوپھی قربان کچھ بولو تو اے غنچہ دہن دولہا

کچھ اپنی کہتے کچھ گبراؓ کی غم کی داستان سُنتے
یہ کیسی ہائے تم کو لگ گئی اے بے دہن دولہا

پسند آئی زمینِ کربلا کیسی تمہیں بیٹا

نہ خوش آیا تمہیں ہے ہے مدینہ کا چمن دولہا

مدینہ ہم کو پہنچاتے ہماری رہبری کرتے

چلے ہیہات تم ہم کو بنا کر بیوطن دولہا

یہ کیسی آئی تھی دلمیں کہ سر اپنا کٹا بیٹھے

یہ کیا آیا تھا جی میں تم لٹا بیٹھے چمن دولہا

بتاتے جاؤ ہم کو چھوڑتے ہو کس سہارے پر

بتاتے جاؤ کس کے ساتھ ہم جائیں وطن دولہا

کرے گا کون دلسوزی کہ بے وارث ہوئی کبرا رضؓ
سکھے گی کس سے دل کا راز بے منہ کی دلہن دولہا
شفاعت کے لئے اُمت کی تھا منظور سر دینا
مقابل ورنہ ہوتا کون تھا شمشیر زن دولہا
سہاگن بھی بنے اک رات میں بیوہ بھی ہو جائے
تہ چرخ کہن ہیہات کبرا رضؓ سی دلہن دولہا
مشیت میں رہے راضی لٹایا خانماں اپنا
بڑے صابر تھے اے فیاضؔ یہ دونوں دلہن دولہا

مطبوعہ الیکٹرک ابو العلائی پریس چوراہہ نائی منڈی آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجموعہ سلام

سلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سلام ۳

مطلع آلِ احمد وصف یہ ہر بار کرتے ہیں
حسین ابن علی کا مجرئی اظہار کرتے ہیں
بہتر پیاروں کے پڑی سکر ابھر بھر ہیں
مجھے اکیلا چھوڑ کے گئے ہیں بس حسین
حفاظت اے سطح بیمار کی تیمار کرتے ہیں

قطعہ میرے رنگیں قبا دولہا ہے میرا جب قبا دولہا
میرے گل پیرہن دولہا میرے مجروح تن دولہا
تمہارے ہاتھ میں کنگنا بندھا ہے آج شادی کا
تمہارے بعد ظالم ہیں یا زینب مر گئے سن دولہا
قطعہ آئے نہیں طاقت بیان درد کی سمجھ کی
معدوے گئے بھائی نامراد ایسے دو بھی دولہا

قطعہ تمہاری لاش جب آئی گی آنکھوں سے دیکھو گی
تمہارا خون میں ڈوبا ہوا زخمی بدن دولہا
قطعہ لیے گا اگر کیسا سر پیروں کی قیمت ہو دردو
تمہارے بعد سہتے ہیں مجھے رنج و محن دولہا
قطعہ ہوا زخمی گرا گھوڑے سے جب او زینبی
فدا کبیر ہوا میدان میں یا شاہ زمن دولہا

مطلع بچھڑے سسرال سے پیاسی مری حسرت پانی بھی
مجھے ہوں میں تمہارا دیکھ کر تشنہ دہن دولہا
قطعہ ہوئی ہوں ایسی شرمندہ کہ تم سے چھپاتی ہوں
ہیں نالاں بھائی بابا جان پھوپھیاں نوحہ زن دولہا
قطعہ جب آئی لاش خیمہ میں وہ ماں یہ بین کرتی تھی
میرے مجروح تن دولہا میرے تشنہ دہن دولہا

سلام

سلامی داغ کرب و بلا جب یاد کرتے ہیں
فلک کو دیکھ کر عرش سے ہم فریاد کرتے ہیں
پیاس وہ سولہ پہر کی اور حبیب ہاں کا
کربلا کے میدان میں وہ تنہا گھرے امام

ہے دو مسلم کی جاں میں جس کے سن اور بے پیر
نبی دنیا سے بندہ ہی پیاسوں پیکان تیر
بچے ہاے شیعہ بجھا سیئے ہاں یاد کرتے ہیں
چلا جھلا گیا کہیں بن میں گھر ہے رسول
ہاے علی کے چاند پر کیسی بپا ہی دیکھ
شفیق اسعد رحیم و نوحہ احمد مختار کرتے ہیں

بلک بلک کر روتے گرمی یا نو گودیا
بن میں یوں تاہی سجھے تاریک ہوئے سے کر تار
ستم ہم بیکس پر کیسے تو نحار کرتے ہیں
بیابان میں دیکھے تیرے ہی پیر گھبرائے
جلتی جلتی ریت میں لاش تیری یا حسین
تیرے لاشہ کو ہی پامال یہ کفار کرتے ہیں

قاسم وہ دلہا ران چڑھے باندھ کر تلوار
دل بھری میں دھنس گئے کر نعرہ کیا ر
بنی زاد سے بھلا کب بیعت کفار کرتے ہیں
بھوک پیاس کے دکھ سے گھاو بیتر کھانے
اپنی امت کے لئے وہ ناسیں کٹائے
عزیزو امت عاصی کو کتنا پیار کرتے ہیں

دوہا
شیر خدا مشکل کشا دو جگ تری چھاتی ہیں
کل بن ہیری نا ہدے تم بن کوئی نا ہیں
ارادہ شہ خیمہ اظہر کا برا طوار کرتے ہیں
دوہا
ہائے کیوں نہ دہری ہاتی اور کوئی کیوں کیا
بی زہرا کے لال کیا مدا ہے دسواس
غضب ہے فتح سید کو کمیں ویندار کرتے ہیں

لفافت ترک ہمیسے کیسے سرکار کرتے ہیں
نواسہ ہم تمھارے ظلم بدکردار کرتے ہیں
کہاں گروں کس سے کہوں اور کس سے چاہوں داد
بانوے وارث ہوئی اور کون سے فریاد
روا ہیں چھین لینے کیلئے سرار کرتے ہیں

تھیں سب کو سپرد ایزد غفار کرتے ہیں
حرم کو شہ سپرد عابد بیمار کرتے ہیں
زینب یہ کوکت یثرب کو یہ کہہ کے ہر بار
نانا ہی آل کی ناؤ لگا دو پار
بولیں بانو شاہ سے سینے غریب نواز
ہمنو مرنے کا رنا سو جہد بنا سب آج

دوہائی ہے شہ دین چھین بے داد کرتے ہیں
روا ہیں چھین لینے کیلئے سرار کرتے ہیں
دوہا
بانو دکھیا رو دوت ہے بین بہاوت نیر
شامی رن کو جات ہیں کیا کروں تدبیر
اہل حرم کو شاہ دیں یوں سمجھاوت آہ
احمد حیدر فاطمہ ہیں تمرے ساتھ راہ

علی اکبر کی صورت دیکھ کر اعدا یوں کہتے تھے
شجاعت ہے کہ کہلاتے ہیں شکل نبی ہم کیسے
علی اکبر نے آکر غیض میں جب تیوری بدلی
مثال بید تھراتے تھے ہیبت سے شقی کیسے
کلیجے ہل گئے فوج لعین کے خوف کھا کے
پکاری آن کر میدان میں عباس جری کیسے

سلام

رضائے حق پہ راضی ہو حسین ابن علی کیسے
سلامی ذبح سجدہ میں ہوئے سبط نبی کیسے
اجازت کی طلب میدان علی اکبر نے خوش ہو کے
کہا رو کر ہماری ہوگی تم بن زندگی کیسے

دوہا
مشک چھدی جب تیر سے رو دیئے عباس
ہائے سکینہ جان کی اب نہ بجھے پیاس
شہ بیاں ہم نوش آب تیر جو ہر دار کرتے ہیں
دوہا
دیکھ امام کو دھوپ میں زخموں سے بے حال
روتے ہیں روح الامیں پر دن کا سایہ ڈال
کہا ہاتف نے ہم اوس دشت کو گلزار کرتے ہیں

دوہا
پیٹھ پہ برست تلواروں کی اور تیروں کی بوچھار
شام کے بادل میں چھپا علی کا راج کنوار
غش آیا شہ دیں کو لعین جب وار کرتے ہیں
دوہا
زینب بولیں غم سے بھر کر دو نین
بیشک یہ مظلوم ہے میرا بیر حسین
نبی اوس کے گلے کو اور سیاہ رو پیار کرتے ہیں

کیا کٹ گیے سر دو ہمارے ہائے جانی بچا صورت تھا وہ
اصغر ایسے تھی کی دوہائی میرو بابا بھی بیکس تھا داری
ہائے بیٹوں میں بھی تھا سکا سہارا تب کا اکبر جوان کبھی بابا
بکھرے گئی اسی ہیرانی میرو بابا بھی بیکس تھا داری
چین ہائے بہن کسے تھا نکالا میری امان بھی گھر اجاڑا
ہائے تیری حقی نی کی بہن آئی میرو بابا بھی بیکس تھا داری

نوحہ

لاش پر یہ بہن کہتی آئی تیرہ ماں جائی تیرے واری
کونسی قوم نے بیتی بہائی تیرہ ماں جائی میں تیرے واری
خاطر آتی ہے منہ سے دو دو بہنا قربان تمھیں کو دوری
کیسی سوم تمھیں نیند آئی تیرہ ماں جائی میں تیرے واری
جیجی بالی سکینہ کے گوہر لٹیا ہائے رانڈ ہوا گھر کو دور
تیری نانا کی مسند جلائی تیرہ ماں جائی میں تیرے واری

وطن سے ہے وہاں جاکر شہادت پائی مولا نے
زمین ماریہ کی ہو گئی عزت بڑھائی کیسے
پڑے ہے [illegible] میں چھوڑ کے شہر نجف اشرف
نہیں معلوم اے بیکل ہم ہے بندہ علی کیسے

گلو پر کمک کے تیر آ ہی آغوش بابا میں
روانہ سوئے جنت ہو گئے اصغر علی کیسے
ہزاروں تیر کھائے جسم پر شہ نے ری صابر
لب زخمی سے کرتے تو وہ شکر ایزدی کیسے
او جاڑ ہا یہیں سے اہل بیت حضرت اطہر
چلے ہیں یہ بھی جنت سے محمد ہی علی کیسے

تمام شد

مہ

بچہ مصیبت کی ہے بیٹا کہاں ہے نہ پہنچ پر آئی
یا منتی جسم ترے کے بیٹا تجھکو لیکر سامنے جاتی
خاک اور اگر قبر کے سر پہ روٹی ہے لوں ہیں اماں پر پچھتائی
کہتی کبھی بی بی پیارا بچہ مرتا ہے پیاسا جان ہی جاتی
دودھ بغیر اس بچہ کا پانی حلق میں آ کر
بچے بغیر اس بنتی کی بی بی انکا تو نام سے لگا ہے

مہ

دیکھ غنیمت جان کی پیاری نیند بھری آنکھیں کھو دو
دم کا بھروسہ کچھ نہیں لوری سب تنہا کو رونہ سے پو دو
پانی کے بدلے اشکو ندی میرے چاندسی صورت پی دھو دو
گودمیں بیٹھ کے بھیا ہے تو ہاتھ نہ کھیلو یا دو ری
دودھ کا لیکن نام نہ لینا سوکھی زبان نہ جینا ہم کو
تیسرے دن سے دودھ کھما رہا چھاتی میں بس تڑپتا کہ

فصم

آج کی شب تو نیند سے بانو تجھکو نہیں جگا دیتے ہے
جاگے نہ میری نیند سے مانی صبح شہادت آ دیتے ہے
شام سے تیری آنکھ جو ہے اک نیند کی کیتی او دیتے ہے
دیکھو اے بچہ نیند یہ تیری آفت کیا دکھلا دیتے ہے
نیند سے تیری دل میں ماں کا تھوڑا تھوڑا ہوتا جاتا ہے
کو چلی شب کو کوئی بی بی ایسا غافل سو دیتا ہے

کونسی دیس کو تم سدھارے مجھکو چھوڑ کے کسکے سہارے
یاد کیوں نہیں آتی میری بلائی میری بالی بچی تم کو دی
ہائے تن سے تیرا اسود تارا دل چھید ان ہوا بار بار
تو نے کیا کیا مصیبت اٹھائی میری بچی تیغ تمہی
شہر کو سونا نانا کی چھوڑا اور منہ کو اہل مدینہ سے موڑا
کربلا کی نفعا تجکو بھائی میری بالی بچی تیری داری



